انّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء

الفضل قادیان

THE DAILY
ALFAZL QADIAN.

ٹیلیفون نمبر ۹۱

قیمت ایک آنہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

جلد ۲۷ | مورخہ ۲ شعبان ۱۳۵۸ھ | یوم شنبہ | مطابق ۱۶ ستمبر ۱۹۳۹ء | نمبر ۲۱۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۴ ستمبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق ۸ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ آج بھی حضور کی طبیعت بوجہ حرارت علیل رہی۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں:۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت آشوب چشم کے علاوہ اسہال کی وجہ سے ناساز ہے دعائے صحت کی جائے:۔

حرم رابع حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو آج پھر باری کا بخار ہو گیا۔ مگر قدرے کم۔ احباب صحتِ کاملہ کے لئے دعا کریں:۔

نظارت تعلیم و تربیت کے زیر اہتمام قرآن کریم کا جو درس مولوی ابو العطاء اللہ دتا صاحب دے رہے تھے۔ وہ آج ختم ہوا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ آخری دو سورتوں کا درس فرمانے والے تھے۔ لیکن بوجہ علالتِ طبع نہ فرما سکے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جماعت کو اصلاح اخلاق کی ضرورت

"اس جماعت کو طیار کرنے سے غرض یہی ہے کہ زبان کان۔ آنکھ۔ اور ہر ایک عضو میں تقوےٰ سرایت کر جائے۔ تقوےٰ کا نور اس کے اندر اور باہر ہو۔ اخلاق حسنہ کا اعلےٰ نمونہ ہو۔ اور بے جا غصہ اور غضب وغیرہ بالکل نہ ہو۔ میں نے دیکھا ہے۔ کہ جماعت کے اکثر لوگوں میں غصہ کا نقص اب تک موجود ہے۔ تھوڑی تھوڑی سی بات پر کینہ اور بغض پیدا ہو جاتا ہے اور آپس میں لڑ جھگڑ پڑتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا جماعت میں سے کچھ حصہ نہیں ہوتا۔ اور میں نہیں سمجھ سکتا کہ اس میں کیا دقت پیش آتی ہے۔ کہ اگر کوئی گالی دے تو دوسرا چپ کر رہے۔ اور اس کا جواب نہ دے ہر ایک جماعت کی اصلاح اوّل اخلاق سے شروع ہوا کرتی ہے۔ چاہیئے۔ کہ ابتداء میں صبر سے تربیت میں ترقی کرے۔ اور سب سے عمدہ ترکیب یہ ہے کہ اگر کوئی بدگوئی کرے۔ تو اس کے لئے دردِ دل سے دعا کرے کہ اللہ تعالےٰ اس کی اصلاح کر دے۔ اور دل میں کینہ کو ہرگز نہ بڑھائے۔ جیسے دُنیا کے قانون ہیں ویسے خدا کا بھی قانون ہے۔ جب دُنیا اپنے قانون کو نہیں چھوڑتی۔ تو اللہ تعالےٰ اپنے قانون کو کیسے چھوڑے پس جب تک تبدیلی نہ ہو گی۔ تب تک تمہاری قدر اس کے نزدیک کچھ نہیں۔ خدا تعالےٰ ہرگز پسند نہیں کرتا کہ حلم اور صبر اور عفو جو عمدہ صفات ہیں۔ ان کی جگہ درندگی ہو۔"

خَلق اور خُلق میں فرق

"خَلق اور خُلق دو الفاظ ہیں۔ آنکھ۔ کان۔ ناک وغیرہ جس قدر اعضا ظاہری ہیں۔ جن سے انسان کو حسین وغیرہ کہا جاتا ہے۔ یہ سب خَلق کہلاتے ہیں۔ اور اس کے مقابل پر باطنی قوےٰ کا نام خُلق ہے۔ مثلاً عقل۔ فہم۔ شجاعت عفت۔ صبر وغیرہ اس قسم کے جس قدر قوےٰ سرشت میں ہوتے ہیں۔ وہ سب اسی میں داخل ہیں۔ اور خُلق کو خَلق پر اس لئے ترجیح ہے۔ کہ خَلق یعنی ظاہری جسمانی اعضا میں اگر کسی قسم کا نقص ہو۔ تو وہ ناقابل علاج ہوتا ہے۔ مثلاً اگر ہاتھ چھوٹا پیدا ہوا ہے۔ تو اس کو بڑا نہیں کر سکتا۔ لیکن خُلق میں اگر کوئی کمی بیشی ہو۔ تو اس کی اصلاح ہو سکتی ہے۔ ذکر کرتے ہیں کہ افلاطون کو علم فراست میں بہت دخل تھا۔ اور اس نے دروازہ پر ایک دربان مقرر کیا ہوا تھا۔ جسے حکم تھا۔ کہ جب کوئی شخص ملاقات کو آئے۔ تو اوّل اس کا حلیہ بیان کرو۔ اس حلیہ کے ذریعہ وہ اس کے اخلاق کا حال معلوم کر کے پھر اگر قابل ملاقات سمجھتا۔ تو ملاقات کرتا۔ ورنہ رد کر دیتا۔ ایک دفعہ ایک شخص اس کی ملاقات کے لئے آیا۔ دربان نے اطلاع دی۔ اس کے نقوش کا حال سُن کر افلاطون نے ملاقات سے انکار کر دیا۔ اس پر اس شخص نے کہا بھیجا کہ افلاطون سے کہدو۔ کہ جو کچھ تم نے سمجھا ہے۔ بالکل درست ہے مگر میں نے قوتِ مجاہدہ سے اپنی اصلاح کر لی ہے۔ اس پر افلاطون نے

دوکانات اور مکانات کیلئے چند نہایت موزون قطعات

(۱) اس وقت محلہ دارالفضل اور محلہ دارالعلوم کی درمیانی بڑی سڑک پر مشرقی جانب میں تعلیم الاسلام ہائی سکول کے بورڈنگ کے عین محاذ میں۔ سالانہ جلسہ گاہ مسجد نور تعلیم الاسلام ہائی سکول۔ اور نور ہسپتال کے قریب بڑے پیمانہ پر دو عدد دوکانات کے لئے سفید زمین قابل فروخت ہے۔ دونوں قطعے تین تین مرلہ کے ہیں۔ جن میں سے ہر ایک برلب سڑک شمالاً جنوباً ۱۳½ فٹ اور شرقاً غرباً پچاس ۵۰ فٹ ہے۔ اور مشرق میں ۵ فٹ کی گلی ہے۔ قیمت فی مرلہ ایک سو پچیس روپیہ اور فی قطعہ تین سو پچھتر روپیہ مقرر ہے۔ جو نقد یکمشت وصول کی جائے گی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۲) اندرون قصبہ الحکم سٹریٹ میں۔ دفتر الحکم سے جنوب کی طرف اس وقت دو دکانوں کے لئے قطعات قابل فروخت ہیں۔ جن میں سے ہر ایک قطعہ کا عرض برلب سڑک ۱۱½ فٹ اور طول ۷۸½ فٹ اور رقبہ چار مرلہ ہے۔ ان میں سے شمالی قطعہ کو بازار کے علاوہ دو راستے لگتے ہیں اور جنوبی قطعہ کو بازار کے علاوہ ایک گلی لگتی ہے۔ شمالی قطعہ کی قیمت نو سو روپیہ مقرر ہے اور جنوبی قطعہ کی آٹھ سو روپیہ۔ اور ان دونوں قطعات کے مشرق میں مکان کے لئے قریباً چودہ مرلہ سفید زمین قابل فروخت ہے جس کے مشرق میں بھی گلی ہے اور مغرب میں بھی۔ اور اس کا نرخ ۴۵ فی مرلہ مقرر ہے۔

(۳) ریلوے سٹیشن کے ساتھ متصل بجانب غرب پچاس فٹ کی فراخ سڑک پر اس وقت دس دس مرلہ کے دو قطعات قابل فروخت ہیں۔ جن میں سے ہر ایک کے مشرق میں پانچ فٹ کی ایک گلی بھی ہے۔ ہر ایک قطعہ کا ماتھا بڑی سڑک پر ۳۷½ فٹ اور طول ۶۰ فٹ ہے۔ اور نرخ ۳۲ فی مرلہ مقرر ہے۔

(۴) محلہ دارالبرکات میں اس وقت ریلوے سٹیشن کے سامنے بجانب غرب یعنی شہر کی طرف قریباً ایک سو گز کے فاصلہ پر چار کنال کا ایک قطعہ قابل فروخت ہے۔ جس کے دو طرف بیس بیس فٹ کے بازار ہیں اور دو طرف دس دس فٹ کے کوچے۔ اور نرخ ۲۵ روپیہ فی مرلہ مقرر ہے۔ ان کے علاوہ چند اور قطعات بھی اس محلہ میں اس وقت قابل فروخت ہیں۔ جن کے نرخ حسب موقعہ ۳۵ روپیہ فی مرلہ سے ۲۰ فی مرلہ تک الگ الگ مقرر ہیں۔ نیز مسجد محلہ دارالبرکات کے قریب ڈیڑھ کنال کے رقبہ میں ایک مکان مع باغیچہ و چاہ قابل فروخت ہے۔ جسے تین طرف سے راستے لگتے ہیں۔ اور قیمت پندرہ سو روپیہ مقرر ہے۔

(۵) اس وقت محلہ دارالفضل میں مسجد محلہ۔ جلسہ گاہ۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول و بورڈنگ کے قریب ایک قطعہ قریباً ایک کنال کا قابل فروخت ہے۔ جس کے تین طرف راستے ہیں جن میں سے ایک بازار ہے۔ یہ قطعہ اس محلہ کے بہترین پر رونق اور آباد حصہ میں واقع ہے۔ اور نرخ صرف ۳۲ فی مرلہ مقرر ہے۔

(۶) محلہ دارالشکر غربی (بجانب شمال از محلہ دارالعلوم) میں اس وقت صرف تین قطعات قابل فروخت باقی ہیں جن میں سے ہر ایک کو بیس بیس فٹ کے دو دو راستے لگتے ہیں۔ ان میں سے ایک قطعہ دس مرلہ کا ہے اس کا نرخ ۱۵ فی مرلہ ہے اور باقی دونوں قطعات ایک ایک کنال کے ہیں اور ان کا نرخ ۱۳ فی مرلہ ہے۔ اور محلہ دارالیسر (بجانب شمال از محلہ دارالرحمت) میں پانچ قسم کے قطعات قابل فروخت ہیں۔ **اول** ہموار برلب سڑک پچاس فٹ نرخ ۱۹ فی مرلہ۔ **دوم** ہموار برلب سڑک تیس فٹ نرخ ۱۶ فی مرلہ۔ **سوم** ہموار اندرون محلہ جن میں سے بعض قطعات دس دس مرلہ کے بھی ہیں۔ اور سالم قطعات میں سے ہر ایک کو بیس بیس فٹ کے دو دو راستے لگتے ہیں۔ نرخ ۱۳ فی مرلہ۔ **چہارم** پچاس فٹ کی سڑک پر جن کا اندر کی طرف کا کچھ حصہ نشیبی ہے۔ ان کا اصل نرخ ۱۹ فی مرلہ ہے۔ مگر نشیب کے اندازہ کے مطابق قیمت میں تخفیف کر دی جاتی ہے جو ہر پچاس مکعب فٹ پر ۱ اور ہر سوا دو سو مکعب فٹ پر ایک روپیہ چار آنہ کے حساب سے کی جاتی ہے۔ **پنجم** اندرون محلہ میں بیس بیس فٹ کی دو دو سڑکوں والے ایک ایک کنال کے نشیبی قطعات۔ ان کا اصل نرخ ۱۳ فی مرلہ مقرر ہے۔ اور نشیب کی بابت مذکورہ بالا شرح کے ماتحت قیمت میں تخفیف کی جاتی ہے۔

(۷) محلہ دارالرحمت میں اس وقت مختلف مواقع پر متعدد قطعات قابل فروخت ہیں۔ جن میں سے ہر ایک قطعہ کا نرخ الگ الگ مقرر ہے۔ ان میں سے ایک قطعہ ایک کنال کا بلاک ۹ میں واقع ہے جس کے ایک طرف بیس فٹ کا بازار اور ایک طرف دس فٹ کا راستہ ہے۔ اور آبادی کے اندر ہے۔ اور متصل مکانات بنے ہوئے ہیں۔ اور قیمت ساڑھے چار سو روپیہ مقرر ہے۔

(۸) محلہ دارالسعت میں بھی اس وقت چند قطعات قابل فروخت موجود ہیں۔ جن کا نرخ تیس فٹ کی سڑک پر فی مرلہ ۱۶ اور بیس بیس فٹ کی سڑکوں پر ۱۳ فی مرلہ مقرر ہے۔

(۹) محلہ دارالانوار کے پاس اور محلہ باب دارالانوار میں اور چوہدری فتح محمد صاحب کی کوٹھی کے پاس بجانب شمال متعدد قطعات قابل فروخت موجود ہیں۔ اور ان کے نرخ حسب موقع الگ الگ مقرر ہیں۔ اور دس دس مرلہ کے دو قطعات اندرون قصبہ سابقہ زنانہ جلسہ گاہ کے پاس بجانب شمال قابل فروخت ہیں جن کا نرخ ۳۵ فی مرلہ مقرر ہے۔

(۱۰) دو پختہ مکان اندرون قصبہ قابل فروخت ہیں جن میں سے ایک مسجد فضل کے پاس برلب سڑک۔ اور دوسرا مسجد فضل کے قریب میں واقع ہے۔ خواہشمند احباب موقعہ دیکھ کر یا اپنے کسی نمائندہ کے ذریعہ سے اطمینان کر کے سودا کر سکتے ہیں۔

خاکسار محمد اسمٰعیل احمدی (سابق پروفیسر جامعہ احمدیہ) مہتمم فروخت اراضی قادیان

انگلستان کی خبریں

پیرس ۱۳ ستمبر برطانیہ اور فرانس نے مل کر جرمن کے خلاف اس طرح جنگ کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ کہ گویا وہ ایک ہی ہیں

لنڈن ۱۳ ستمبر آج دار الامراء میں لارڈ ہیلی فیکس نے ایک سوال کے جواب میں بتایا۔ کہ برطانیہ نے جو اعلان کیا ہے۔ کہ غیر مصافی آبادی یا شہروں پر بمباری نہ کی جائے۔ یہ اس شرط کے ساتھ مشروط ہے۔ کہ فریق ثانی بھی اس کا خیال رکھے اگر دشمن نے اس کی پابندی نہ کی۔ تو برطانوی طیارے بھی ایسا کرنے میں آزاد ہونگے۔

لنڈن ۱۳ ستمبر ایک اور تجارتی جہاز جرمن آبدوز نے ڈبو دیا۔ عملہ کے ۱۲۵ آدمی بچا لئے گئے۔

لنڈن ۱۳ ستمبر حکومت برطانیہ کے پاس ریڈیم کا جو ذخیرہ تھا۔ اسے اس نے محفوظ رکھنے کے لئے زمین میں پچاس فٹ کی گہرائی میں دبا دیا ہے۔

لنڈن ۱۳ ستمبر آج ہاؤس آف کامنز میں ایک سوال کے جواب میں وزیر سپلائی نے بیان کیا۔ کہ برطانیہ کے تمام کارخانوں کو حکم دے دیا گیا ہے۔ کہ وہ تیز رفتاری کے ساتھ اسلحہ تیار کریں۔

لنڈن ۱۳ ستمبر معلوم ہوا ہے۔ کہ ڈیوک آف ونڈسر جنگ میں کوئی عہدہ قبول کر رہے ہیں۔

دار العوام میں سر سیموئیل ہور نے آج اعلان کیا۔ کہ حکومت نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ جنگ میں ہلاک یا زخمی ہونے والے جرمنوں کے نام اور پتے روزانہ برٹش براڈکاسٹنگ سے نشر کئے جایا کریں گے

سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ سرکاری محکموں کا وہ عملہ جو لنڈن سے باہر رہ کر اپنے فرائض ادا کر سکتے ہیں انہیں باہر بھیجا جا رہا ہے۔ اور اس طرح قریباً آٹھ ہزار آدمی باہر چلے جائیں گے۔ جن دفاتر کا جنگی سرگرمیوں سے براہ راست تعلق ہے۔ وہ باہر نہیں جائیں گے۔ حکومت کی لنڈن سے روانگی کا سوال ہی نہیں۔

چونکہ اس سال انگلستان میں موسم اچھا رہا ہے۔ فصلیں بہت اچھی ہیں۔ وزیر زراعت نے اعلان کیا ہے۔ کہ آئندہ سال ۱۵۰۰۰۰ ایکڑ مزید اراضی زیر کاشت آجائے گی۔ سنہ ۱۹۱۴ء کی نسبت اس ملک کی زرعی حالت بدرجہا بہتر ہے

یورپ میں ہلاکت آفرین جنگ

جرمنی کی خبریں

لنڈن ۱۳ ستمبر بوڈاپسٹ سے آمدہ ایک خبر مظہر ہے۔ کہ چیکوسلواکیہ میں جرمن حکومت کے خلاف بغاوت کے جذبات ترقی کر رہے ہیں۔ جو ممکن ہے چند ہی روز میں پھوٹ پڑے۔ طیاروں کے ذریعہ پمفلٹ پھینکے گئے ہیں۔ جن میں پبلک سے اپیل کی گئی ہے۔ کہ فرانس میں جو چیک کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ اس میں شریک ہوں۔

پیرس ۱۳ ستمبر جرمنی کے ساتھ سپین کے تعلقات بھی ختم ہوتے نظر آتے ہیں۔ جنرل فرینکو نے بعض جرمن فرموں کو پندرہ لاکھ پونڈ مالیت کے سامان کے ٹھیکے دیئے ہوئے تھے۔ جو اس نے منسوخ کر دیئے ہیں۔ اور اب برطانوی فرموں کو دے گا۔

اٹلی کا بادشاہ اور لوگ دونو جرمنی کے خلاف ہیں۔ اور معلوم ہوا ہے۔ کہ اگر مسولینی نے ہٹلر کی امداد کے لئے کوئی قدم اٹھایا۔ تو ملک میں عام بغاوت ہو جائیگی۔ شاہ اٹلی نے بھی اس سے کہدیا ہے۔ کہ وہ جمہوریتوں کے مقابلہ میں جرمنی کی امداد کو پسند نہیں کرتے۔

سوویٹ روس کا ایک براڈکاسٹ پیغام مظہر ہے۔ کہ شمال میں جو جرمن افواج مصروف پیکار ہیں۔ ان کا سامان رسد بالکل ختم ہو چکا ہے۔ زیورچ سے ہواس ایجنسی کا ایک پیغام مظہر ہے۔ کہ زخمیوں کو میدان جنگ سے لے جانے کے انتظامات بہت ناقص ہیں۔ اس لئے جرمنوں کی تعداد اموات بہت زیادہ ہے وائنا کی ایک اطلاع سے معلوم ہوتا ہے کہ ہسپتال اور سکول سب زخمیوں سے بھرے پڑے ہیں۔

لندن ۱۳ ستمبر جرمنی سے اس خبر کی تصدیق ہو چکی ہے۔ کہ ۴۵ اور ۸۰ سال عمر کے لوگوں کو جنگی خدمات کے سلسلہ میں طلب کیا جا رہا ہے۔ ان سے دفاعی کاموں میں مدد لی جائے گی۔

پیرس ۱۳ ستمبر لکسمبرگ اور بلجیم کی سرحد واقع جرمن دیہات کو بالکل خالی کیا جا چکا ہے۔ جرمن افواج کا دعویٰ ہے۔ کہ سار بروکن سے چار میل کے فاصلہ پر واقع جس پہاڑی پر دشمن نے قبضہ کر لیا تھا۔ وہ اسے واپس لینے میں کامیاب ہو چکی ہیں۔

کوپن ہیگن ۱۳ ستمبر گو ڈنمارک ایک غیر جانبدار ملک ہے۔ لیکن اس کے جو جہاز مال لے کر برطانیہ جاتے ہیں۔ جرمن افسر ناجائز دباؤ ڈال کر ان کو روکنا چاہتے ہیں۔

ایک جرمن افسر نے اس حقیقت کا اعتراف کر لیا ہے۔ کہ برطانیہ کی طرف سے بحری ناکہ بندی نے جرمنی کی حالت کو بہت خراب کر دیا ہے۔ لیکن ہماری آبدوزیں ان کو ڈبو کر اس کا جواب دیں گی۔

پیرس ۱۳ ستمبر جرمن گورنمنٹ کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ہفتہ میں صرف دو بار ہوٹلوں میں گوشت پکا کرے۔ وائنا میں برلن کی نسبت کھانے پر پابندیاں کم ہیں۔ کیونکہ عوام کی طرف سے سرکشی کا خطرہ ہے۔

لنڈن ۱۳ ستمبر مصر کے ایک باشندہ کے نام جرمنی سے ایک خط آیا جس میں لکھا تھا۔ کہ ٹکٹ کو ضائع نہ کیا جائے۔ اس نے ٹکٹ کو احتیاط سے اتارا۔ تو اس کے نیچے لکھا تھا۔ "کہ ہم بھوکے مر رہے ہیں"۔

روم ۱۳ ستمبر حکومت جرمنی نے رومانیہ سے چار لاکھ ٹن گندم خرید کی ہے۔ جو جہازوں کے ذریعہ مختلف بندرگاہوں سے جرمنی میں لائی جائے گی

لنڈن ۱۳ ستمبر جرمنی نے جو ظالمانہ روش اختیار کر رکھی ہے۔ اس کے خلاف سب جگہ جذبات نفرت پیدا ہو رہے ہیں۔ نیویارک میں لوگوں نے ہٹلر کا مجسمہ تیار کر کے اسے پھانسی کی سزا دی۔ واشنگٹن کے ایک سینما میں نازی فوج کے مارچ کا نظارہ دکھایا گیا تو لوگوں نے سخت نفرت و حقارت کا اظہار کیا۔

لنڈن ۱۳ ستمبر لورپول میں مقیم ایک سابق جرمن سفیر کو معہ چند اور صاحب حیثیت جرمنوں کے نازی گورنمنٹ نے پھانسی پر لٹکا دیا ہے۔ کیونکہ انہیں ہٹلر کی جنگی سکیم سے اختلاف تھا اور ان کی طرف سے مشورہ دیا گیا تھا۔ کہ جنگ سے احتراز کیا جائے۔

برلن ۱۳ ستمبر جرمنی کی خبر رساں ایجنسی نے اعلان کیا ہے۔ کہ مصر۔ کینیڈا۔ آسٹریلیا نیوزی لینڈ اور جنوبی افریقہ کے وہ باشندے جن کی عمر ۱۵ سال سے زائد ہے اور جو جرمنی میں آباد ہیں۔ ۲۴ گھنٹے کے اندر اندر اپنے نام ذاتی طور پر نزدیکی پولیس تھانوں میں درج کرائیں۔ اور جن کی عمر ۱۵ سال سے کم ہے ان کے نام ان کے والدین یا سرپرست درج کرائیں۔ جو باشندے اپنے ملکوں کو چھوڑ آئے ہیں۔ اگر وہ مندرجہ بالا ممالک میں سے کسی ایک سے تعلق رکھتے ہیں تو انہیں بھی اپنے نام درج کرانا ہوں گے۔ جن اشخاص پر اس حکم کا اطلاق ہوتا ہے۔ وہ اجازت لئے بغیر اپنے گھروں سے باہر نہ جائیں

پولینڈ کی خبریں

وارسا ۱۳ ستمبر پولینڈ کا کیچڑ جو نپولین کے زمانہ سے مشہور ہے۔ اب بھی جرمنی کے لئے مصیبت کا باعث بن رہا ہے۔ اس سے توپ خانہ کی مشکلات بڑھ گئی ہیں۔ کیونکہ شہر کے اردگرد کے علاقہ میں سخت بارش ہوئی ہے

لنڈن ۱۳ ستمبر پولینڈ کی اطلاعات سے پایا جاتا ہے۔ کہ پول افواج نے لوڈز پر دوبارہ قبضہ کر لیا ہے۔ پوزنان اور پوموز کی پولش فوجیں بڑی فوج سے کٹ گئی تھیں۔ مگر اب سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ دونو میں پھر سلسلہ قائم ہو گیا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وارسا کی پولش افواج جرمنوں کو پسپا حملے کر رہی ہیں۔ باقی سب محاذوں پر جرمن فوجوں کی پیش قدمی رک گئی ہے۔ چونکہ بہت سے ہوائی جہاز گرائے گئے ہیں۔ اس لئے جرمن طیاروں کی تاخت میں بھی اب کمی واقع ہو گئی ہے۔ جرمن افواج نے اب وارسا پر حملہ کا خیال ترک کر دیا ہے اور اب شمال مشرق میں ہیں ڈیفنس لائن پر حملہ کرنا چاہتے ہیں۔

پولینڈ کے دریائے بگ اور دریائے وسچولا کے خطوط کو نقصان پہنچانے میں جرمن فوجیں بالکل ناکام رہی ہیں۔ جنوبی محاذ پر بھی ان کے ارادے ناکام ثابت ہو چکے ہیں۔ اور اب جرمن حملے سست پڑ گئے ہیں۔

لنڈن ۱۳ ستمبر۔ حکومت پولینڈ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ جرمنوں کی طرف سے کھلے شہروں اور عام شہریوں پر بمباری کے خلاف تمام مہذب اقوام کے پاس احتجاج کرے۔

پیرس ۱۳ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے جرمن طیارہ ہوائی جہازوں نے پولینڈ کے ایک یہودی گاؤں کی منڈی میں ۷ بم پھینکے جس سے درجنوں اشخاص ہلاک ہوئے۔ تجلین کے قریب پولش افسروں کی ایک ریل گاڑی پر بمباری کی گئی۔ جس سے ۲۰ اشخاص ہلاک ہوئے بعض افسر بھی ہیں۔

وارسا ۱۳ ستمبر۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ پولینڈ سے ریگا تک تمام راستہ شہروں اور قصبوں کی آتشزدگی اور لوگوں کے بے پناہ ہجوم سے اٹا پڑا ہے اور سخت بدنظمی پھیلی ہوئی ہے۔ دھوئیں کے گھنے بادل منظر ہیں۔ کہ ان کے نیچے کبھی عظیم الشان شہر آباد تھے جو اب کھنڈر ہو گئے ہیں دیہات کو ایک دہکتی ہوئی بھٹی بنا ہوا ہے۔ جرمنی کے آتشگیر بموں نے خوفناک تباہی کا عالم برپا کر دیا ہے لوگ آبادی سے بھاگ بھاگ کر جنگلوں میں پناہ تلاش کر رہے ہیں۔ دیہات کی گلیاں لاشوں سے بھری پڑی ہیں۔

فرانس کی خبریں

پیرس ۱۳ ستمبر۔ مغربی محاذ جنگ کے متعلق حکومت فرانس کا ایک اعلان مظہر ہے کہ کل رات جرمن فوجوں کی طرف سے گولہ باری ہوتی رہی۔ فضا میں بھی شدید جنگ ہوئی۔ فرانسیسی افواج سار اور موزیل کے علاقہ میں کافی آگے بڑھ گئی ہیں فرانسیسی افواج آہن پوش کاروں اور بھاری توپ خانوں کے ساتھ کامیابی کی امید رکھتی ہیں۔ نیز انہوں نے وارنٹ جنگل میں ڈیرہ جما لیا ہے۔ جنگی اہمیت کے کئی مقامات پر قابض ہو چکی ہیں۔

فرانس میں برطانوی افواج کی نقل و حرکت کے متعلق انتہائی رازداری سے کام لیا جا رہا ہے۔ پبلک کو صرف یہ پتہ ہے کہ فوجیں پہنچ گئی ہیں۔ اس سے زیادہ کچھ نہیں اسی طرح برطانوی ہوا بازوں کی سرگرمیوں کے متعلق بھی کوئی اطلاع نہیں۔ دیہات و قصبات میں ان فوجوں کا شاندار خیر مقدم کیا جاتا ہے۔

ہندوستان کی خبریں

شملہ ۱۲ ستمبر۔ مرکزی اسمبلی کا اجلاس آج ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہا۔ اس مالی سال کے لئے ۹۸ لاکھ روپیہ کے زائد مطالبات زر بغیر اعتراض کے منظور کئے گئے۔ حزب الاختلاف کے صرف تین ممبر حاضر تھے۔

بمبئی ۱۳ ستمبر۔ مرکزی گورنمنٹ کی ہدایات کے ماتحت مقامی جرمن سفارت خانہ کے تین مزید ممبروں کو آج گرفتار کر لیا گیا۔ تینوں کو احمد آباد کے کیمپ میں بھیج دیا گیا ہے۔

کراچی ۱۳ ستمبر۔ ہوائی استحکام کے انتظامات قریباً مکمل ہو گئے ہیں۔ شہر میں نصف درجن مراکز تربیت قائم کئے گئے ہیں۔ عنقریب بلیک آؤٹ کا ایک اور تجربہ کیا جائے گا۔

شملہ ۱۳ ستمبر۔ سرکاری گزٹ کی ایک غیر معمولی اشاعت میں ایک نیا آرڈیننس درج کیا گیا ہے جو اشاعت کے فوراً بعد سے نافذ ہو گیا ہے اس کی رو سے تمام وہ قوانین جو برطانوی ہند میں سرکاری افواج اور پولیس کے آدمیوں کے مقدمات اور دیگر قانونی کارروائیوں سے فی الحال حفاظت کرتے ہیں آئندہ ریاستی افواج اور پولیس پر بھی حاوی ہونگے۔

متفرق خبریں

لاہور ۱۳ ستمبر۔ پنجاب کے ایک پارلیمنٹ سکرٹری ٹھاکر جگجیت سنگھ بندی نے ایک بل اسمبلی میں پیش کیا ہوا ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ کوئی شخص کسی لڑکی کی شادی پر پانسو روپیہ سے زیادہ جہیز یا تحائف عروسی پر صرف نہ کرے۔ والدین اگر چاہیں تو بھی پانسو روپیہ سے زیادہ کے سالانہ تحائف لڑکی کو نہیں دے سکتے ایک اور مسودۂ قانون کا نوٹس دیا جا چکا ہے کہ رنڈوا شخص صرف بیوہ سے ہی شادی کر سکتا ہے۔

لنڈن ۱۳ ستمبر۔ گذشتہ شب نیر دہلی کی سکرٹریٹ میں آگ لگ گئی۔ سوائے خفیہ جنگی کاغذات کے سب دستاویزات جل گئیں۔ ابھی تک یہ تحقیق نہیں ہو سکی کہ آگ کس طرح لگی۔

کینبرا ۱۳ ستمبر۔ وزیر اعظم کینیڈا نے اعلان کیا ہے کہ جنگ کی ضروریات کے پیش نظر حکومت نے ارادہ کیا ہے۔ کہ عوام سے تمام گندم خرید کر سٹاک کر دیا جائے۔ اور پھر خود ہی اس کا بھاؤ مقرر کرے۔

چنگ کنگ ۱۳ ستمبر۔ آج ۲۷ جاپانی ہوائی جہازوں نے میچاؤ پر بمباری کی جس سے ۴۰۰ اشخاص ہلاک اور ۴۰۰ مجروح ہوئے۔ شہر کا تیسرا حصہ قطعی طور پر منہدم ہو گیا ہے۔ ہزاروں خاندان بے خانماں پھر رہے ہیں۔

شملہ ۱۳ ستمبر۔ سر سپرو نے ایک بیان جاری کیا ہے کہ اس وقت ایک ایسی مرکزی حکومت کا قیام ضروری ہے جو صوبجاتی حکومتوں سے زیادہ سے زیادہ تعلقات قائم رکھ سکے۔ اور عوام کی تائید بھی اسے حاصل ہو۔ موجودہ جنگ نے ایک ایسا موقعہ پیدا کر دیا ہے کہ سب قومیں ایک مشترکہ پلیٹ فارم پر جمع ہو جائیں۔

لکھنؤ ۱۳ ستمبر۔ پنڈت پنتھ وزیر اعظم یو۔پی کو ڈاکٹروں نے دو ماہ تک کامل آرام کرنے کا مشورہ دیا ہے کیونکہ ان کی صحت خراب ہے۔ مسٹر رفیع احمد قدوائی ریونیو منسٹر قائم مقام ہونگے۔

اوٹاوا ۱۳ ستمبر۔ کینیڈا کے بالائی کمشنر نے اعلان کیا ہے کہ گیہوں کی فصل جیسی اس سال ہے ۱۹۲۸ء کے بعد کبھی نہیں ہوئی تھی۔ اندازہ ہے کہ ۵۴ کروڑ ۹۰ لاکھ بوشل (فی بوشل ۲۲ سیر) پیداوار ہوگی۔

کلکتہ ۱۳ ستمبر۔ پولیس نے گشن گنج بازار کے نو مارواڑی تاجروں کو اس الزام میں گرفتار کیا ہے۔ کہ وہ آغاز جنگ سے پہلے کی قیمتوں پر ضروریات زندگی فروخت کرنے سے انکار کرتے تھے نیز اسی گنج کے ایک سوداگر جس کے پاس نمک کا گودام تھا۔ فروخت بند کر کے اس کی قیمت میں اضافہ کا موجب ہوا تھا جس پر اسے گرفتار کر لیا گیا۔ اور پچاس روپیہ جرمانہ کے ساتھ تا برخواستگی عدالت قید کا بھی حکم دیا گیا۔

واردھا ۱۳ ستمبر۔ مسٹر بوس یہاں سے ناگپور روانہ ہو گئے ہیں۔ جہاں ان کے خیر مقدم کی شاندار تیاریاں ہو رہی ہیں آپ کل گاندھی جی سے بھی ملاقات کریں گے

یروشلم ۱۳ ستمبر۔ برطانیہ کی امدادی فوج میں مختلف خدمات ادا کرنے کے لئے دو دن میں ۵۴ ہزار یہودی مردوں اور عورتوں نے اپنے نام پیش کئے ہیں۔

انقرہ ۱۳ ستمبر۔ وزیر اعظم ترکی نے اسمبلی میں اعلان کیا۔ کہ کسی ملک کے ساتھ ہمارا کوئی جھگڑا نہیں۔ جرمنی سے بھی کوئی مخاصمت نہیں۔ جو فوجی تیاریاں کی گئی ہیں۔ وہ محض احتیاطی ہیں۔ روس کے ساتھ بھی ہمارے تعلقات دوستانہ ہیں۔ اور باہم دوستانہ مشورے ہوتے رہتے ہیں۔

ماسکو ۱۳ ستمبر۔ ریزرو دستوں کو فوج میں بلانے کے کام کے اختتام کی وجہ سے شہر کی بے چینی میں کمی واقع ہو گئی ہے۔ البتہ ایشیائی خوردنی اور زیورات خریدنے کے لئے چونکہ دھڑا دھڑ لوگ بنکوں سے روپیہ نکلوا رہے ہیں اس لئے بنکوں کے باہر کافی ہجوم رہتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی

سیرت النبیؐ کے جلسے

چونکہ سیرت النبیؐ کے جلسوں کا دن یکم اکتوبر قریب آرہا ہے۔ لہذا ابھی تک جن جماعتوں نے ٹریکٹوں کے متعلق نہیں لکھا وہ اپنی مطلوبہ تعداد سے دفتر کو اطلاع دیں۔ ایسا ہی جن جماعتوں نے مرکز سے مبلغ منگوانے ہوں وہ بھی مطلع فرما دیں ؛

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

احباب کرام وی پی وصول فرمالیں

جیسا کہ اعلان کیا گیا تھا ان اصحاب کے نام جن کی قیمت ۲۰ ستمبر تک کسی تاریخ کو ختم ہوتی ہے۔ ۱۱ ستمبر کو وی پی ارسال کر دیئے گئے ہیں۔ احباب کو چاہیئے کہ وی پی وصول فرمالیں۔ جن اصحاب کی طرف سے ۱۰ ستمبر تک قیمت پہونچ گئی تھی یا وی پی روکنے کی اطلاع موصول ہو گئی تھی۔ ان کے نام وی پی ارسال نہیں کئے گئے۔ چندہ کی ادائیگی کا وعدہ کرنے والے اصحاب کی خدمت میں گزارش ہے۔ کہ وہ جلد سے جلد چندہ ارسال فرما دیں۔ بعض احباب وی پی کی تاریخ مقررہ گزر جانے کے بعد وی پی روکنے کی اطلاع بھیج رہے ہیں۔ ایسے احباب کو چاہیئے۔ کہ چونکہ وی پی نکل چکے ہیں۔ اس لئے وہ ضرور انہیں وصول فرمائیں جنگ کے باعث کاغذ کی گرانی اخبار کے لئے سخت مشکلات کا موجب بن رہی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ احباب ان مشکل ایام میں وی پی وصول فرما کر ہماری امداد فرمائیں ؛

خاکسار مینجر

بقیہ صفحہ ۳

ابھی دور ہے مگر ان ذمہ واریوں کو اگر ہم پورا کرنے میں منہمک ہو جائیں جو جماعت کی توسیع اور احمدیت کی اشاعت کی صورت میں ہم پر عائد ہوتی ہیں تو ہمیں یہ وقت زیادہ معلوم نہیں ہوگا۔ پس جماعت کے ہر دوست کو چاہیئے کہ وہ تبلیغ میں سرگرمی سے منہمک ہو جائے۔ تا جب مارچ ۱۹۴۱ء میں مردم شماری ہو تو ہمارا سر اس فخر سے اونچا ہو کہ ہم نے سرگرم کوشش کے بعد جماعت کو پہلے سے کئی گنے زیادہ بڑھا دیا ہے ؛

گزشتہ مردم شماری کے موقعہ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی یہ خواہش تھی کہ پنجاب میں ہماری جماعت کی تعداد پانچ لاکھ سے کم ضبط تحریر میں نہ آئے۔ لیکن چونکہ اس وقت ضروری انتظامات اور تبلیغی جدوجہد کے لئے بہت تھوڑا وقت باقی تھا۔ اس لئے حضور کی یہ خواہش عملی جامہ نہ پہن سکی۔ مگر اب ہماری جماعت کو دس سال کا لمبا عرصہ اپنی ترقی کے لئے مل چکا ہے۔ علاوہ ازیں تبلیغ کی طرف بھی وہ پہلے سے زیادہ توجہ مبذول کر چکی ہے۔ اندریں حالات ضروری ہے۔ کہ اس دفعہ جماعت احمدیہ کی مردم شماری میں نمایاں اضافہ ہو گا جیسا کہ عرض کیا جا چکا ہے۔ یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے۔ جب ہماری جماعت کا ہر فرد اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے تبلیغ میں منہمک ہو جائے تاکہ نہ صرف اس کا وہ فرض ادا ہو۔ جو خدا اور اس کے رسول کی طرف سے اس پر عائد ہوتا ہے۔ بلکہ مردم شماری میں بھی ہماری جماعت پہلے سے کئی گنا زیادہ ثابت ہو سیکرٹریان تبلیغ کو اس طرف بالخصوص توجہ کرنی چاہیئے اور اپنی اولین فرصت میں موجودہ وقت کے اس اہم ترین مسئلہ پر غور و خوض کرتے ہوئے حصول مقصد کے لئے بہترین تدابیر بروئے کار لانی چاہئیں ؛

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

بیرون ہند کے بیعت کرنیوالوں کے نام

بیرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

576	Soetan M. Joesef: Batavia Java
577	Affandi "
578	Emin Affandi "
579	Haris "
580	Tiara "
581	Ahmad Nazir "
582	Said "
583	Nari "
584	Mod Sidik "
585	Emof "
586	Sonerah "
587	Saqaf Foemoelo "
588	Awi "
589	Tah "
590	Abdera Chmay "
591	Amat Zen "
592	Ahmad Kosasih "
593	Moechtar "
594	Madkasih Gorvet (Java.)
595	Haji Dohlan "
596	Oedin "
597	Wiria "
598	Irah "
599	Madsoe "
600	Emod "
601	Endoh "
602	Alhaj Ulya "
603	Soma "
604	Roehai Nah "
605	R. Sjadja "
606	Sahli "

607	R. Soe Djana Goroet (Java)
608	Sonariah "
609	Otjin "
610	Sonaria "
611	Muritala – Animashum Lagoes Africa
612	Abdu Salam Adam Lagoes Africa
613	Hazmzat Mahad Baits Lagoes
614	Imam Ishaq Danijo Lagoes
615	Taharoeddin Palembang Sumatra
616	Sjamsoe Anwar Palembang Sumatra
617	Nafih Zanih Nwani Batavia. (Java)
618	Abdul Manaf Bin Lenga Java.
619	Iskandar Asjari Batavia (Java)
620	Zainab Sieroloen Africa.
621	Afa Ibrahim Suri Sieroloen Africa
622	Mamoona "
623	Almami Colay Kamari "
624	Fula Kamara "

(باقی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲ شعبان ۱۳۵۸ھ

مردم شماری کے متعلق جماعت احمدیہ کی ذمہ واری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آج سے ایک سال سات ماہ بعد مارچ ۱۹۴۱ء میں ہندوستان کی مردم شماری ہونے والی ہے۔ اور گو ابھی کافی عرصہ باقی ہے۔ تاہم چونکہ یہ معاملہ ہندوستان کی سیاسیات میں بہت بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ احباب کی توجہ ابھی سے اس نہایت اہم امر کی طرف مبذول کرائی جائے۔

گذشتہ مردم شماری کے موقعہ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طرف سے جو ہدایات احباب جماعت کو دی گئی تھیں۔ ان میں سے ایک اہم ہدایت یہ بھی کہ "ایک نام بھی اگر آپ کے شہر یا علاقہ میں آپ کی غفلت کی وجہ سے رہ جائے گا تو آپ جماعت سے دشمنی کرنے والے ٹھہریں گے کیونکہ اس سے جماعت کی سبکی ہوگی"۔

یہ ہدایت اب بھی اپنے مفہوم۔ اور مطلب کے لحاظ سے بالکل تازہ ہے اور ضروری ہے۔ کہ جماعت کے تمام دوست پوری توجہ اور انہماک سے اس معاملہ کی تمام جزئیات پر نگاہ رکھتے ہوئے کام کریں اور ایسا احسن انتظام کریں۔ کہ ہماری جماعت کا ایک فرد بھی اس شمار میں آنے سے نہ رہ جائے۔ اس بارے میں دوسری اقوام بھی اپنی اپنی جگہ سرگرم عمل ہیں۔ سکھوں کے اخبار "شیر پنجاب" نے تو یہاں تک لکھ دیا تھا۔ کہ:۔

"خواہ کوئی لباس پہنے۔ کچھ کھائے پیئے اس کا نام کچھ ہو۔ اور اس کی شکل و صورت کیسی ہی کیوں نہ ہو۔ اس نے امرت چھکا ہو یا نہ چھکا ہو۔ اگر وہ صرف اتنا کہدے کہ وہ ایک پرمیشور اور دس ست گوروں کو مانتا ہے۔ تو کاغذات مردم شماری میں اسے سکھ لکھا جانا چاہیے"۔ پھر بطور تحریک اس نے لکھا "تین سال کا پروگرام بنا کر ہمیں آخری دن تک مصروف عمل رہنا چاہیے۔ تاکہ اس دفعہ ہماری تعداد مردم شماری کے کاغذات میں گھٹنے نہ پائے بلکہ ہم کم از کم پچاس لاکھ یا نصف کروڑ کی حد کو پہنچا نہ جائیں"۔

ان سطور سے بآسانی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ اپنی تعداد کو بڑھانے کے لئے غیر اقوام کس قدر کوشاں ہیں پھر کیا ہماری جماعت جو ایک زندہ جماعت ہے۔ اس کے یہ شایان شان ہے کہ وہ اس اہم ترین موقعہ کو ضائع کر دے زندہ قومیں اس قسم کی کوتاہی نہیں کیا کرتیں۔ بلکہ وہ اپنے عمل سے اپنی زندگی کا ثبوت دیا کرتی ہیں پھر اس وقت اس اہم امر کی طرف توجہ دلانا نہ صرف اس غرض سے ہے۔ کہ احباب مردم شماری کی اہمیت کو اپنے ذہنوں میں تازہ رکھیں۔ بلکہ ان سطور کے لکھنے سے ہماری غرض یہ بھی ہے۔ کہ تبلیغ احمدیت کی طرف خاص طور پر توجہ دلائیں اگر موجودہ فرصت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہماری جماعت کا ہر فرد تبلیغ احمدیت کی طرف توجہ کرے۔ تو اللہ تعالےٰ کے فضلوں کو دیکھتے ہوئے یہ کوئی تعجب کی بات نہیں۔ کہ ۱۹۴۱ء میں ہماری جماعت سابقہ تعداد سے دوگنی ہو جائے۔ گذشتہ مردم شماری کے موقعہ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے بھی تبلیغ کی طرف توجہ دلائی تھی۔ اور اس کا ایک طریق یہ بیان فرمایا تھا۔ کہ "اگر جماعتیں ایسا انتظام کریں۔ کہ ایک رجسٹر میں تمام احباب جماعت کے نام لکھیں۔ اور ہر ایک کے ذمہ لگائیں کہ وہ کم سے کم دس پندرہ لوگوں سے دوستانہ تعلقات پیدا کرے۔ اور انہیں تبلیغ کرتا رہے۔ پھر ان کے کام کی رفتار کو باقاعدہ دیکھا جائے۔ اور ہر سال ان میں سے غیر موزون لوگوں کو چھوڑ کر ان کی جگہ اور نئے دوست بنائے جائیں۔ تو چند سالوں میں ایسی ترقی ہو سکتی ہے۔ جو حیرت انگیز ہو اور جس کے مقابلہ میں ہمارے مخالفین اس طرح بہتے چلے جائیں گے۔ جس طرح دریا کے سامنے خس و خاشاک بہہ جاتا ہے۔ مگر ضرورت ہے۔ کہ جماعتیں خاص طور پر باقاعدہ اصول کے ماتحت تبلیغ کریں"۔

اس ہدایت پر جماعتیں اگر اب بھی عمل کریں۔ تو وہ اس کے نہایت خوشگوار نتائج محسوس کریں گی۔ لیکن اس کے علاوہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اب کی دفعہ جماعت کی عددی ترقی کے لئے دو اور تجاویز بھی فرمائی ہیں اور اگر احباب صدق دل کے ساتھ ان پر عمل کریں۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ ہماری جماعت کی تعداد میں مارچ ۱۹۴۱ء تک معتد بہ اضافہ نہ ہو جائے۔ ان تجاویز میں سے پہلی یہ ہے۔ کہ ہر احمدی سال بھر میں پندرہ دن تبلیغ کے لئے وقف کرے۔ سال کے ۳۶۵ دن ہوتے ہیں۔ اور ۳۶۵ دنوں میں سے ۱۵ دن تبلیغ پر صرف کرنے کے یہ معنے ہیں۔ کہ انسان ۳۵۰ دن تو اپنا ذاتی کاروبار کرے۔ مگر صرف پندرہ دن خدا تعالےٰ کے کام کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دے۔ اب خود ہی انصاف کر کے دیکھا جائے۔ کہ کیا یہ مطالبہ ایسا ہے۔ جو ناقابل عمل ہو۔ مومن تو اپنی جان۔ اپنا مال۔ اور اپنے تمام اوقات خدا تعالےٰ کے لئے قربان کرنے کا مدعی ہوتا ہے:۔

پس بالفرض اگر اس سے یہ مطالبہ کیا جائے۔ کہ وہ اپنا تمام مال اور اپنا تمام وقت خدا تعالےٰ کے لئے صرف کر دے۔ تو بھی اس کے لئے جائز نہیں ہو سکتا۔ کہ وہ انکار کرے کیونکہ وہ بیعت کر چکا ہے۔ اور بیعت کے معنے یہ ہیں کہ اس نے اپنی جان اور اپنا مال خدا تعالےٰ کی رضا کے لئے بیچ دیا ہے۔ اب بیچی ہوئی چیز پر بیچنے والا کوئی حق نہیں رکھتا۔ اور خریدار کو اختیار ہوتا ہے۔ کہ وہ اسے جس طرح چاہے۔ استعمال کرے:۔

پس اس مومنانہ شان کی موجودگی میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو یہ بھی اختیار تھا۔ کہ حضور ہم سے تمام اوقات کا مطالبہ فرماتے۔ مگر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے بجائے تمام وقت مانگنے کے صرف پندرہ دن مانگے۔ اور فرمایا۔ کہ ۳۵۰ دن تو تم اپنے کام کرو مگر پندرہ دن خدا تعالےٰ کے لئے وقف کر دو۔ اس قدر سہولت کے باوجود اگر کوئی شخص پندرہ دن بھی خدا تعالےٰ کے کلمہ کے اعلاء کے لئے وقف نہ کرے تو وہ خود ہی اپنی ایمانی اور عملی حالت کا اندازہ لگا سکتا ہے:۔

اسی طرح دوسری تحریک حضور نے یہ فرمائی ہے کہ ہر احمدی سال بھر میں کم از کم ایک نیا احمدی بنانے کی کوشش کرے۔ یہ مطالبہ بھی ایسا ہے جس پر اگر جماعت کا ہر دوست عمل کرے۔ تو سال بھر میں ہی ہماری جماعت کی تعداد دوگنی ہو سکتی ہے۔ آج ستمبر ۱۹۳۹ء میں اگر ہم دس لاکھ ہیں۔ تو ستمبر ۱۹۴۰ء میں بیس لاکھ ہو سکتے ہیں۔ مگر اس کے لئے عزم اور استقلال کی ضرورت ہے۔ اس بات کی ضرورت ہے کہ انسان تبلیغ کا دیوانہ وار تبلیغ کے لئے نکل کھڑا ہو اور اس وقت تک چین نہ لے۔ جب تک وہ کم از کم ایک شخص کو آغوش احمدیت میں نہ لے لے۔ اور یقیناً اگر کوئی سچے دل سے کوشش کرے تو خدا اس کی کوشش کو ضائع نہیں ہونے دیتا۔ پس گو مردم شماری کا وقت

(باقی صفحہ ۲ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شانِ مصلح موعود پر ایک نظر

بشیر اول کی وفات کے بعد روشنی کا ظہور

(۶)

سبز اشتہار میں پیشگوئی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سراج منیر صفحہ ۳۴ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو بلا توقف لڑکا پیدا ہونے والی پیشگوئی کا صریح مصداق قرار دیا ہے۔ اور سبز اشتہار میں بلا توقف لڑکا پیدا ہونے کی پیشگوئی کے مصلح موعود کے لئے مذکور ہونے کا ایک ثبوت ہماری طرف سے یہ بھی پیش کیا جاتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سبز اشتہار صفحہ ۱۷ پر اپنا ایک الہام یوں تحریر فرمایا ہے۔ ”انا ارسلناہ شاھداً و مبشراً و نذیراً کصیب من السماء فیہ ظلمات و رعد و برق۔ کل شیء تحت قدمیہ“ اور پھر خود حضور نے اس کا ترجمہ لکھا ہے

”یعنی ہم نے اس بچہ (بشیر اول ناقل) کو شاہد مبشر اور نذیر ہونے کی حالت میں بھیجا ہے۔ اور یہ اس بڑے مینہ کی مانند ہے جس میں طرح طرح کی تاریکیاں ہوں۔ اور رعد و برق بھی ہو۔ اور یہ سب چیزیں اس کے دونوں قدموں کے نیچے ہیں۔ یعنی اس کے قدم اٹھانے کے بعد جو اس کی موت سے مراد ہے ظہور میں آجائیں گی۔ سو تاریکیوں سے مراد آزمائش اور ابتلاء کی تاریکیاں تھیں۔ جو لوگوں کو اس کی موت سے پیش آئیں۔“

اس کے بعد حضور علیہ السلام نے مزید تشریح کے طور پر فرمایا۔

”پسر متوفی کے قدم اٹھانے کے بعد پہلے ظلمت آئے گی۔ اور پھر رعد و برق۔ اسی ترتیب کی رو سے پیشگوئی کا پورا ہونا شروع ہوا۔ یعنی پہلے بشیر کی موت کی وجہ سے ابتلاء کی ظلمت وارد ہوئی۔ پھر اس کے بعد رعد اور روشنی ظاہر ہونے والی ہے۔ اور جس طرح ظلمت ظہور میں آگئی۔ اسی طرح یقیناً یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ کسی دن وہ رعد اور روشنی بھی ظہور میں آجائے گی۔ جس کا وعدہ دیا گیا ہے۔“

پھر آگے چلکر تحریر فرمایا ہے۔

”ظلمت اور روشنی دونوں اس لڑکے کے قدموں کے نیچے ہیں۔ یعنی اس کے قدم اٹھانے کے بعد جو موت سے مراد ہے۔ ان کا آنا ضروری ہے۔ سو اے وہ لوگو جنہوں نے ظلمت کو دیکھ لیا۔ حیرانی میں مت پڑو بلکہ خوش ہو اور خوشی سے اچھلو کہ اسکے بعد اب روشنی آئے گی“

ہم لوگ علیٰ وجہ البصیرت یہ یقین رکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محولہ بالا تحریر میں بشیر اول کی موت سے پیدا ہونے والی ظلمات کے بعد جس روشنی کی ان ظلمات کے بعد علی الترتیب آنے کی بشارت دی گئی ہے۔ اس روشنی سے مراد مصلح موعود کا وجود ہے۔ جس کا بشیر اول کی وفات کے بعد علی الترتیب بلا توقف پیدا ہونا ضروری تھا۔ چونکہ اس جگہ روشنی کا یہ مفہوم مصری صاحب کے مقاصد نامرضیہ کے خلاف تھا۔ کیونکہ اس سے مصلح موعود کا بشیر اول کے بعد بلا توقف پیدا ہونا ثابت ہوتا ہے۔ اس لئے مصری صاحب نے اپنی کتاب شانِ مصلح موعود میں ہمیں ”کسی نے کسی بھوکے سے پوچھا دو اور دو کتنے ہوتے ہیں۔ تو اس نے جواب دیا دو روٹیاں“ کی مثال کا مصداق قرار دیتے ہوئے لکھا ہے۔

”چونکہ خلیفہ صاحب مکرم کو پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق بننے کا خیال دماغوں پر مستولی رہتا ہے۔ اس لئے ہر لفظ سے وہ مصلح موعود ہی مراد سمجھنے لگ پڑتے ہیں۔“ (شانِ مصلح موعود صفحہ ۲۴۱ و ۲۴۲)

گویا مصری صاحب کے نزدیک مصلح موعود اس روشنی کا مصداق نہیں جس کا الہام میں ذکر کیا گیا ہے۔ ہاں مصری صاحب شانِ مصلح موعود صفحہ ۲۴۳ پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ تحریر لکھنے کے بعد کہ:۔

”جب وہ روشنی آئے گی تو ظلمت کے خیالات کو بالکل سینوں اور دلوں سے مٹا دے گی۔ اور جو جو اعتراضات غافلوں اور مردہ دلوں کے مونہہ سے نکلے ہیں ان کو نابود اور ناپید کر دے گی۔“ یہ تسلیم کرتے ہیں کہ:۔

”اس روشنی کا اس ابتلاء کی ظلمت کے معاً بعد جو بشیر اول کی وفات سے پیش آیا ظاہر ہونا ضروری ہے۔ اور عقلاً بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ جو شکوک و شبہات بشیر اول کی وفات سے دلوں میں پیدا ہوئے۔ اور جو دھکا لوگوں کے ایمان کو اس سے لگا۔ اور جو روک ان کے ایمان لانے کے راستہ میں اس سے پیدا ہوئی وہ فوراً ہٹا دی جائے۔“

(شانِ مصلح موعود صفحہ ۲۴۴)

مصری صاحب کی تحریر کے خط کشیدہ الفاظ سے صاف ظاہر ہے۔ کہ وہ بھی ابتلاؤں کی ظلمات کے معاً بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریر کے رو سے بھی اور عقلاً بھی روشنی کے ظہور کو ضروری سمجھتے ہیں۔ ہمارے اور ان کے نتیجہ میں صرف فرق ہے تو یہ کہ ہم اس روشنی سے مراد مصلح موعود کی پیدائش و ظہور سمجھتے ہیں۔ لیکن مصری صاحب نہیں سمجھتے۔ ان کا اعتراض اس سلسلہ میں یہ ہے کہ:۔

”کیا ان کی (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ناقل) پیدائش نے ان اعتراضات کو دور کر دیا۔ یا کیا وہ دور کر سکتی تھی۔ جو بشیر اول کی وفات سے دلوں میں پیدا ہوئے تھے۔ ان کی پیدائش تو ان اعتراضات کو تبھی دور کر سکتی تھی۔ اگر لوگوں کو ان کے مصلح موعود ہونے کا یقین ہو جاتا۔“

(شانِ مصلح موعود صفحہ ۲۴۳)

اس کے علاوہ مصری صاحب یہ بھی لکھتے ہیں۔

”ایک بچہ اپنی پیدائش کے ساتھ روشنی کس طرح بن سکتا ہے۔ مجرد اس کے پیدا ہونے سے تو یہ یقین دلوں میں پیدا نہیں ہوسکتا۔ کہ وہ مصلح موعود ہے۔ اول تو یہی یقین نہیں ہوسکتا۔ کہ وہ زندہ رہیگا یا نہیں۔ چہ جائیکہ وہ زندہ رہ کر ان صفات کو بھی اپنے اندر پیدا کرے گا جو مصلح موعود کی بیان کی گئی ہیں۔“

(شانِ مصلح موعود صفحہ ۲۴۴)

مصری صاحب کے اعتراض کا مرجع حضرت مسیح موعود ہیں

اس اعتراض کا مرجع درحقیقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ کیونکہ یہ امر خود سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اپنی تحریرات سے روزِ روشن کی طرح ثابت ہے۔ کہ الہام بالا میں مذکور روشنی سے مراد یقیناً مصلح موعود ہے۔ اس پر ہماری دلیل یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سبز اشتہار صفحہ ۲۱ پر فرماتے ہیں:۔ ”ایک الہام میں اس کا (مصلح موعود) کا نام فضل عمر ظاہر کیا گیا۔ اور ضرور تھا کہ اس کا آنا معرض التواء میں رہتا جب تک یہ بشیر جو فوت ہو گیا ہے پیدا ہو کر پھر واپس اٹھایا جاتا۔ کیونکہ یہ سب امور حکمت الٰہیہ نے اس کے قدموں کے نیچے رکھے تھے۔“

اس تحریر سے ظاہر ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزدیک بشیر اول کے آنے اور پھر فوت ہو کر اس کے واپس اٹھائے جانے تک مصلح موعود کی آمد کا معرض التواء میں رہنا ایسے امور میں سے تھا جو حکمت الٰہیہ نے بشیر اول کے قدموں کے نیچے رکھے تھے۔ اب یہ سب امور حکمت الٰہیہ نے اس کے قدموں کے نیچے رکھے تھے کے الفاظ دراصل اس الہام کا مفہوم ہیں۔ جس کا ذکر سبز اشتہار صفحہ ۱۷ کے حوالہ سے مضمون ہذا کے شروع میں الہام کے ان الفاظ میں کیا جا چکا ہے:۔

اَوْکَصَیِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ فِیْهِ ظُلُمٰتٌ وَّرَعْدٌ وَّبَرْقٌ ۔ کُلُّ شَیْءٍ تَحْتَ قَدَمَیْهِ

اس الہام میں ہر چیز کے بشیر اول کے قدموں کے نیچے ہونے سے مُراد وُہی ظلمات اور رعد اور برق ہیں۔ جن کا ذکر الہام میں کل شیٔ تحت قدمیہ سے پہلے کیا گیا ہے۔ چنانچہ خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی اس سے یہی سمجھتے ہیں۔ کیونکہ حضور علیہ السلام سبز اشتہار صفحہ ۱۷ پر اس الہام کا ترجمہ یوں درج فرماتے ہیں:۔

"یہ بشیر اوّل اس بڑے مینہ کی مانند ہے۔ جس میں طرح طرح کی تاریکیاں ہوں۔ اور رعد اور برق بھی ہو۔ یہ سب چیزیں اس کے دونوں قدموں کے نیچے ہیں۔ یعنی اس کے قدم اٹھانے کے بعد جو اس کی موت سے مراد ہے۔ ظہور میں آجائیں گی۔

اب سبز اشتہار صفحہ ۱۷۔ اور صفحہ ۲۱ کی متذکرہ بالا ہر دو تحریروں کو آمنے سامنے رکھ کر دیکھنے سے صاف کھل جاتا ہے۔ کہ صفحہ ۲۱ پر فضل عُمر اور مصلح موعود کی آمد کے معرضِ التوا میں رہنے کی وجہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزدیک یہی ہے۔ کہ اس کا آنا بشیر اول کے بعد ہی ہوسکتا تھا۔ کیونکہ اس کے آنے کو بھی خدا تعالے نے اس بشیر اول کے قدموں کے نیچے رکھا ہُوا تھا اور چونکہ الہام کے الفاظ میں بتایا گیا ہے۔ کہ بشیر اول کے قدموں کے نیچے ظلمات اور رعد اور برق تھیں۔ اس لئے مصلح موعود کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بشیر اول کے قدموں کے نیچے رکھنے کا ذکر صاف اس امر کا مشعر ہے۔ کہ یہ مصلح موعُود ہی برق یعنی روشنی کا مصداق ہوگا۔

چنانچہ آپ نے اسی کا انتظار دلایا۔ اور فرمایا:۔

"ظلمت اور روشنی دونوں اس لڑکے (بشیر اول) کے قدموں کے نیچے ہیں . . . . سو اے لوگو! جنہوں نے ظلمت کو دیکھ لیا۔ حیرانی میں مت پڑو۔ بلکہ خوش ہو۔ اور خوشی سے اُچھلو۔ کہ اس کے بعد اب روشنی آئے گی۔"

روشنی کی تشریح

مصری صاحب روشنی کی تشریح میں لکھتے ہیں:۔

"اس جگہ روشنی سے مُراد وُہی روشنی ہوسکتی ہے۔ جس نے ظلمت کے خیالات کو سینوں اور دلوں سے مٹا ڈالا۔ اور غافلوں اور مُردہ دلوں کے مُونہہ سے نکلے ہُوئے اعتراضات کو نابود کردیا۔ اور وُہ وُہی روشنی ہے۔ جو ابتلاؤں کے بعد مقربانِ الٰہی کو ملا کرتی ہے۔ یعنی خدا تعالےٰ کی تائیدات اور نصرتیں جو ان کے شاملِ حال ہوتی ہیں۔ اور پھر روشنی سے مُراد وُہ انوار ہیں۔ جو مقربان الٰہی کے پاک سینوں سے نکل کر دُنیا میں چاروں طرف پھیلتے اور ظلمات کو پاش پاش کر دیتے ہیں پھر روشنی سے مراد مقربان الٰہی کی وُہ تاثیریں ہیں۔ جو پاس بیٹھنے والوں کو شک وشبہات کے گڑھوں سے نکال کر یقین اور معرفت کی چوٹی پر لاکر کھڑا کرتے ہیں۔ پھر روشنی سے مُراد وُہ سکینت ہے۔ جو مامُور کے ساتھ اُترنے والے فرشتوں کے ذریعہ قلوب کے اندر داخل کی جاتی ہے۔ پھر روشنی سے مُراد وُہ دلائل اور براہین ہیں جو مامُور کو خدا تعالےٰ کی طرف سے ملتی ہیں۔ اور جن کے ذریعہ ایک طرف تو اعتراضات خس وخاشاک کی طرح اُڑتے چلے جاتے ہیں۔ اور دوسری طرف معارف اور حقائق کے خزانے ملتے چلے جاتے ہیں۔ اب دیکھ لو۔ بشیر اول کی وفات کے بعد جو ظلمت کے خیالات لوگوں کے سینوں میں حضرت اقدس کے متعلق پیدا ہُوئے۔ اور اعتراضات غافلوں اور مُردہ دلوں کے مونہہ سے نکلے۔ وُہ اسی روشنی سے خود بخود دُور ہُوئے یا نہیں۔ جو حضرت اقدس کو اس ابتلاء کے برداشت کرنے کے نتیجے میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے عنایت ہوئی۔

پھر آگے چل کر لکھتے ہیں:۔

"کیا اللہ تعالےٰ نے اپنے نازل کردہ انوار کے ذریعہ تمام ظلمتوں کو پاش پاش نہیں کر دیا۔ اور کیا ان تمام اعتراضات کو مٹا نہیں دیا۔ جو اس وقت قلوب میں پیدا ہو رہے تھے۔ اور کیا حضور کو ایک مخلص وفادار اور جاں نثار جماعت عطا نہیں کی۔ جس نے حضور کی صحبت کی تاثیر سے خدا تعالےٰ کے قرب کے اعلےٰ سے اعلےٰ مقام حاصل کئے۔ کیا حضور کے ہاتھ پر ہزارہا لوگوں نے اپنی گندی زیست سے توبہ نہیں کی؟"

مصری صاحب نے مندرجہ بالا تحریر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جو کارہائے نمایاں تحریر فرمائے ہیں یہ تو سراسر درست ہیں۔ مگر سوال یہ ہے کہ الہام الٰہی میں ظلمات کے بعد آنے والی روشنی سے مُراد کیا ہے؟ سو یہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں ہی بتا چکا ہُوں۔ کہ اس روشنی سے مُراد فضلِ عمر مصلح موعود کی پیدائش۔ اور اس کا ظہور ہے۔ لہٰذا اس جگہ روشنی کا حقیقی مفہوم سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ ان ظلمات کا پتہ لگایا جائے۔ جو بشیر اول کی وفات پر پیش آئیں۔ سو وُہ ظلمات یہی تھیں۔ کہ مخالفین یہ خیال کر رہے تھے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مصلح موعود کے متعلق جو پیشگوئی فرمائی تھی۔ وُہ پُوری نہیں ہُوئی۔ بشیر اوّل کی وفات پر لوگوں کو خوب ہنسی مذاق اڑانے اور طعن وتشنیع کا موقعہ ملا۔ اور اپنوں میں سے بھی کچھ لوگ شبہات وتردد میں پڑ گئے اور دُشمنوں نے بھی اس کی وفات کو ہنسی کا ذریعہ بنا لیا۔ (ملاحظہ ہو سبز اشتہار کا شروع) یہ وُہ ظلمات تھیں۔ جو بشیر اوّل کی وفات پر وارد ہُوئیں۔ اب ان ظلمات کا حقیقی ازالہ اسی صورت میں ہو سکتا تھا کہ خود مصلح موعُود کا جو ان ظلمات کے بالمقابل روشنی ہے۔ ظہور ہو۔ تا مخالفوں کی زبانیں بالکل بند ہونے کا سامان مہیا ہو۔ چنانچہ بشیر اول کی وفات کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی پیدائش بلا توقف بموجب الہام ظہور میں آئی۔ لہٰذا جب حسب پیشگوئی سیدنا محمود ایدہ اللہ الودود بلا توقف پیدا ہُوئے۔ تو اس سے مومنین کا ایمان بڑھا۔ متردین کے شبہات کے ازالہ کا یقینی سامان پیدا ہُوا۔ اور مخالفین کا مُونہہ بند ہوگیا۔

مصری صاحب کہتے ہیں۔ ایک بچہ پیدائش کے ساتھ روشنی کس طرح بن سکتا ہے؟ مصری صاحب یاد رکھیں۔ کہ وُہ بچہ جو خدا تعالےٰ کی طرف سے نشان کے طور پر ظاہر ہو۔ اور جس کی پیدائش حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں کو پورا کرنے والی ہو۔ یقیناً اس کی پیدائش بھی ایک روشنی ہے۔ کیونکہ اس کی پیدائش سے لوگوں کا نورِ ایمان بڑھتا ہے۔ اگر یہ درست ہے۔ کہ مامُور کی پیشگوئیوں کا پُورا ہونا روشنی بخش امر ہے۔ تو اس میں بھی کوئی کلام نہیں۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا بشیر اول کے بعد بلا توقف پیدا ہونا جو مصلح موعود کی خاص علامت ہے۔ مومنین کے لئے ازدیادِ انوارِ ایمانی کا موجب اور مُردہ دلوں کے لئے شاہراہ صداقت کی طرف راہ نمائی کرنے والی روشنی کا مترادف ہے۔ کیونکہ ایسا بچہ جو خدا تعالےٰ کا نشان ہو۔ یقیناً اپنی پیدائش کے ساتھ ہی روشنی بخش ہوتا ہے۔ لیکن بقول سعدی رحمۃ اللہ علیہ ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

اگر روحانی آنکھوں کو بند کر لینے والے کو ایسے بچہ کی پیدائش روشنی دکھائی نہ دے۔ تو اس میں اسی کا اپنا قصور ہوگا۔ دیکھئے قرآن مجید جیسے نور کے متعلق بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

ہے قصور اپنا ہی اندھوں کا وگرنہ وُہ نور
ایسا چمکا ہے کہ صد نیّرِ بیضا نکلا

پھر یہی بچہ جو اپنی پیدائش کے ساتھ ہی روشنی تھا جب بڑا ہو کر خلافت پر متمکن ہُوا۔ تو اس کے انوار جمالیہ وجلالیہ نے لاکھوں انسانوں کے دلوں کو منور کر دیا۔ اور اللہ تعالےٰ نے آپ کو روحانی علوم کا بحرِ ذخار اور حقائق ومعارف کے انوار کا ایک ناپیدا کنار سمندر بنا دیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گو الہام زیر بحث میں روشنی سے مراد اقرب الی الفہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریر کی بناء پر تو وہی روشنی ہے۔ جو مصلح موعود کی پیدائش اور اس کے ظہور سے ملنے والی تھی۔ لیکن روشنی کے لفظ کی وسعت کے پیش نظر اگر مصری صاحب کی طرح ان انوار و برکات کے لئے بھی اس روشنی کے لفظ کو پیشگوئی سمجھ لیا جائے۔ جو براہ راست حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ظاہر ہوئیں۔ تب بھی یہ امر ہماری بات کی صداقت میں کوئی قادح نہیں۔ کیونکہ مصلح موعود کو روشنی تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام قرار دے چکے ہیں۔ اور اسی زیر بحث الہام کے ماتحت قرار دے چکے ہیں۔ جیسا کہ اوپر ثابت کیا جا چکا ہے۔

اب مصری صاحب اپنے شبہات کا یوں ازالہ کر سکتے ہیں۔ کہ بشیر اول کی وفات پر ظلمات آنے کے بعد کچھ روشنی تو روشنی کے لفظ کی وسعت کے پیش نظر براہ راست حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ظاہر ہو کر شبہات کو دور کرنے والی اور مومنین کے ازدیاد ایمان کا موجب ہوئی۔ اور ایک حصہ اس روشنی کا مصلح موعود کی پیدائش اور ظہور سے جلوہ نما ہوا۔ جس سے مومنین کو مصلح موعود کی پیشگوئی کے پورا ہو جانے پر خدا تعالیٰ کی طرف سے مزید تسلی اور اطمینان عطا کیا گیا۔

خاکسار قاضی محمد نذیر لائلپوری

منسوخی وصایا کا اعلان

(۱) میاں عبد العزیز صاحب تہاڑہ ضلع لدھیانہ نمبر وصیت ۲۸۳۰

(۲) قاضی چراغ الدین صاحب مرحوم پسرور ضلع سیالکوٹ نمبر وصیت ۵۴۵

(۳) میاں محمد دین صاحب نومسلم سیالکوٹی حال قادیان نمبر وصیت ۹۱۰

(۴) سید ناظر حسین صاحب سکنہ کالووالی سیداں ضلع سیالکوٹ ۳۳۲۳

سیکرٹری بہشتی مقبرہ

ایڈیٹر و پرنٹر "الفضل" کے خلاف احرار کا مقدمہ

گواہانِ صفائی کی شہادتیں

"الفضل" کے خلاف احرار کے مقدمہ میں ۹ ستمبر کو مجسٹریٹ صاحب علاقہ بٹالہ کی عدالت میں حسب ذیل گواہانِ صفائی کی شہادتیں ہوئیں۔

شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر اسسٹنٹ ایڈیٹر "الفضل"

میں الفضل کے ستمبر اکتوبر ۱۹۳۸ء کے وہ پرچے جن میں قادیان میں چوریوں کے متعلق مضامین چھپتے رہے ہیں پیش کرتا ہوں۔ ان مضامین میں چوریوں کے سلسلہ میں مولوی عنایت اللہ احراری کا کوئی ذکر نہیں کیا گیا۔ اخبار الفضل کا زیر بحث مضمون مولوی عنایت اللہ کے اس خطبہ جمعہ کی بناء پر لکھا گیا۔ جو اس نے ۷ اکتوبر کو پڑھا تھا۔ اس مضمون میں "چور کی داڑھی میں تنکا" کا جو محاورہ استعمال کیا گیا ہے۔ وہ ان معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ کہ جب کوئی شخص اپنے کسی نقصان یا تکلیف کا ذکر عام طور پر کر رہا ہو۔ اور کوئی دوسرا شخص خواہ مخواہ اُسے اپنے اوپر چسپاں کرلے اس محاورہ میں چور کے لفظ سے مراد اصل چور نہیں ہوتا۔ عیدگاہ کا مقدمہ جو احمدیوں اور احرار میں چل رہا تھا۔ ایمن عبد الرزاق نے احرار کے خلاف شہادت دی تھی۔ اور مہتہ عبد الرزاق بھائی عبد الرحمٰن صاحب پرنٹر الفضل کا لڑکا ہے۔

میں اخبار پرتاپ مورخہ ۲۶ اپریل ۱۹۳۹ء پیش کرتا ہوں جس میں "چور کی داڑھی میں تنکا" کا محاورہ استعمال کیا گیا ہے (وکیل مدعی نے اس پر اس بناء پر اعتراض کیا۔ کہ پرتاپ کا رپوٹر یا ایڈیٹر پیش نہیں کیا گیا)

بجواب جرح (س) کیا قادیان میں احرار اور احمدیوں کے تعلقات ۱۹۳۴ء سے کشیدہ ہیں۔ جب سے مولوی عنایت اللہ وہاں آیا ہے (ج) جہاں تک احرار کے اقوال اور اعمال سے ظاہر ہوتا ہے۔ ان کے دلوں میں ہمارے خلاف سخت بغض ہے لیکن ہمیں گو ان کے ان افعال سے سخت نفرت اور بیزاری ہے۔ مگر ان کی ذات سے کوئی عناد نہیں ہے ہم ان کی تقاریب میں شامل نہیں ہوتے نہ ان سے میل ملاپ ہے۔ اگر وہ کوئی قابلِ اعتراض فعل کریں۔ تو ہم تحریر و تقریر میں اس پر تنقید کرتے ہیں۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ قادیان میں چوریوں کے متعلق جو مضامین "الفضل" میں لکھے گئے۔ ان میں احرار کا ذکر کیا گیا ہے یا نہیں میں نے الفضل اگزبٹ D.W.2/2 کا نشان کردہ حصہ پڑھ لیا ہے۔ اس میں احرار کا ذکر ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ چونکہ احرار کی طرف سے مذہبی اختلاف کی بناء پر جہلا کو ہمارے خلاف بھڑکایا جاتا ہے۔ اس لئے ممکن ہے کہ کوئی کم فہم آدمی یہ سمجھ لے۔ کہ احمدیوں کی چوری کر کے نقصان پہنچانا بھی کارِ ثواب ہے (س) کیا وہ الفاظ جو الفضل اگزبٹ P.H.2 میں مولوی عنایت اللہ کے متعلق اس وقت تک استعمال کئے گئے ہیں کسی حالت میں بھی کسی شخص کے متعلق توہین آمیز ہو سکتے ہیں (اس سوال کو عدالت نے اس بناء پر نامنظور کر دیا۔ کہ یہ ذاتی رائے کا معاملہ ہے۔)

مجھے معلوم نہیں کہ ان چوریوں کے لئے کون ذمہ دار تھا۔ یہ ایک عام افواہ تھی کہ چور خطرناک اسلحہ سے مسلح ہوتے ہیں۔ اور اس بناء پر یہ فقرہ اگزبٹ D.W.2/2 میں لکھا گیا تھا۔

مولوی علی محمد صاحب مولوی فاضل ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز

میں کئی اردو کتب کا مصنف ہوں۔ محاورہ "چور کی داڑھی میں تنکا" اس وقت استعمال ہوتا ہے۔ جب کوئی نقصان رسیدہ عام رنگ میں اپنی تکلیف کا اظہار کرے اور کوئی غیر متعلق آدمی اسے اپنی طرف منسوب کر لے اس میں چور کے معنی لازماً چور کے نہیں ہوتے میں کتاب مخزن المحاورات پیش کرتا ہوں۔ جس میں یہ محاورہ صفحہ ۲۷ پر بیان کیا گیا ہے

بجواب جرح - میں ۱۹۱۶ء سے قادیان میں رہتا ہوں۔ مولوی عنایت اللہ بھی قادیان میں رہتا ہے۔ مگر معلوم نہیں کب سے۔ مجھے معلوم نہیں کہ وہ قادیان کے احرار کا امیر ہے۔ میں نے اس کا ذکر الفضل میں پڑھا ہے میں نے گزشتہ سال عید کی نماز عیدگاہ میں پڑھی تھی۔ میں نے احرار کو وہاں عید پڑھتے نہیں دیکھا۔ قادیان میں احمدیوں اور احراریوں کے تعلقات کشیدہ ہیں۔ میں نے مولوی عنایت اللہ کی تقریر کبھی نہیں سنی۔ مجھے پتہ نہیں کہ وہ کیا کام کرتا ہے۔

نذیر احمد صاحب کارکن صدر انجمن احمدیہ قادیان

میں مولوی فاضل ہوں۔ میری ڈیوٹی یہ ہے۔ کہ مسجد ارائیاں میں احرار کے جو خطبے یا تقریریں ہوں ان کو نوٹ کروں۔ مجھے ناظر صاحب امور عامہ نے اس کام پر لگایا ہوا ہے میں عام طور پر عبد اللہ جلد ساز کے مکان میں بیٹھ کر جو مسجد سے بالکل ملحق ہے نوٹ کرتا ہوں۔ وہاں سے تقریریں بخوبی سنی جاتی ہیں اکتوبر ۱۹۳۸ء میں مولوی عنایت اللہ نے جو خطبے پڑھے وہ بھی میں نے نوٹ کئے تھے۔ اگزبٹ D.W.5 میری تحریر ہے۔ یہ اس خطبہ کا خلاصہ ہے جو مولوی عنایت اللہ نے سات اکتوبر کو پڑھا۔ جہاں تک ممکن ہے۔ اس میں میں نے مولوی مذکور کے الفاظ نوٹ کئے ہیں۔ اصل نوٹ میں نے ناظر صاحب امور عامہ کو بھیج دیئے تھے۔ الفضل کا پرچہ اگزبٹ P.A میرے یہ نوٹ ناظر صاحب کے حوالہ کر دینے کے بعد شائع ہوا۔ ناظر صاحب امور عامہ نے وہ رپورٹ مجھے واپس نہیں دی تھی۔ انہوں نے مجھے بعد میں کہا تھا۔ کہ وہ رپورٹ تلاش کروں۔ مگر میں نے انہیں کہہ دیا کہ میں تو پہلے ہی پیش کر چکا ہوں۔ تب مولوی فضل دین صاحب کے کہنے پر میں نے اگزبٹ D.5 اپنی یادداشت کی بناء پر لکھا۔ اس میں میں نے صرف وہی کچھ لکھا جو تقریر میں سے مجھے یقینی طور پر یاد تھا۔ اصل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اصل رپورٹ کی تلاش میں نے اپنے اور ناظر صاحب امور عامہ کے دفتر میں کی تھی۔ میں نے انہیں یہ بھی کہا تھا۔ کہ اس کی ایک نقل اخبار الفضل کو بھیج دی گئی ہے

عدالت کے سوال کے جواب میں کہا۔ کہ ایگزبٹ P-A میں نے اس دعوے کے دائر ہونے کے قریباً ایک ہفتہ بعد تیار کیا تھا

بجواب جرح:۔ غالباً یہ مقدمہ اکتوبر ۱۹۳۸ء میں دائر ہوا تھا۔ مولوی عنایت اللہ نے ایک تقریر پرسوں بھی کی تھی۔ مزید کہا کہ ۵ ستمبر کو کی تھی۔ میں گذشتہ تین سال سے مولوی عنایت اللہ کی تقریریں لکھتا ہوں۔ مدعی جب مسجد میں موجود ہو۔ تو نماز بھی وہی پڑھاتا ہے۔ میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ اکثر نمازیں وہ پڑھاتا ہے یا کوئی اور۔ میں نے عیدگاہ کی کوئی تقریر نوٹ نہیں کی۔ میں نے وہاں مدعی کو نماز پڑھاتے گذشتہ تین سال میں دو مرتبہ دیکھا ہے۔ قادیان میں چوریوں کی اطلاع مجھے جب ملتی۔ میں اسے ناظر صاحب امور عامہ کو پہنچا دیتا تھا۔

بجواب مکرر جرح:۔ عید کی نماز مولوی عنایت اللہ بڑ کے درخت کے نیچے پڑھایا کرتا ہے۔

میاں محمد عبد اللہ صاحب ولد محمد اسمعیل صاحب جلد ساز قادیان

میرا مکان مسجد ارائیاں سے ملحق ہے۔ اگر مسجد میں تقریر ہو۔ تو میرے گھر میں اچھی طرح سنی جاتی ہے۔ میں نذر احمد گواہ صفائی کو جانتا ہوں۔ اس مسجد میں جو تقریریں ہوں میرے گھر میں بیٹھ کر وہ نوٹ کرتا ہے۔

بجواب جرح:۔ اس مسجد میں مختلف لوگ نماز پڑھاتے ہیں۔ میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ مدعی بھی پڑھاتا ہے یا نہیں۔ میں نے اسے تقریر کرتے دیکھا ہے۔

بجواب مکرر جرح:۔ امام جو نماز پڑھاتا ہے۔ وہ میرے مکان سے نظر نہیں آتا لیکن خطبہ چونکہ مسجد کے کمرہ سے باہر پڑھا جاتا ہے۔ اس لئے خطیب نظر آتا ہے

قمر الدین ہیڈ کنسٹبل پولیس قادیان

مسجد ارائیاں میں مولوی عنایت اللہ نے ۷ ستمبر ۱۹۳۸ء کو جو تقریر کی تھی۔ وہ میں نے نوٹ کی تھی۔ میں نے رپورٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کو گورداسپور بھیج دی تھی۔ ایک نقل اس کی پولیس چوکی میں رکھی جاتی ہے جو میں لایا ہوں۔ مگر اسے پیش نہیں کر سکتا۔ کیونکہ میں نے سپرنٹنڈنٹ پولیس سے اجازت نہیں حاصل کی۔ مجھے سمن سپرنٹنڈنٹ پولیس کی معرفت ملا تھا۔ جس میں درج تھا۔ کہ میں یہ رپورٹ ساتھ لاؤں۔ میں نے سپرنٹنڈنٹ صاحب سے یہ دریافت نہیں کیا۔ کہ مجھے یہ پیش کرنی چاہیئے یا نہیں (اس مرحلہ پر وکیل صفائی نے کہا۔ کہ اس نے تقریر کی اصل رپورٹ ہزارہ سنگھ اسسٹنٹ سب انسپکٹر کے ذریعہ ہیڈ آفس سے طلب کی تھی۔ مگر وہ اب تک نہیں آئی۔ اس لئے جب وہ آئے۔ تو اس گواہ کو پھر طلب کیا جائے۔ کیونکہ یہی اس کی تصدیق کر سکتا ہے)

بجواب جرح:۔ مولوی عنایت اللہ قادیان میں احرار کا امیر اور امام ہے احرار میں اسے عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ قادیان کے ہندوؤں سکھوں اور مسلمانوں نے ایک ڈیفنس کمیٹی بنائی ہوئی ہے۔ مدعی اس کا جنرل سیکرٹری ہے۔ اس کمیٹی کا کام احمدیوں کے خلاف اپنی شکایات کا ازالہ کرانا ہے۔ ستمبر۔ اکتوبر ۱۹۳۸ء میں میں قادیان میں تھا۔ جہاں تک میں نے تحقیق کی تھی۔ مولوی عنایت اللہ کا چوروں کے ساتھ کوئی تعلق نہ تھا۔ میں نے اخبار الفضل میں ایگزبٹ P.A پڑھا تھا۔ یہ الفاظ مدعی کے لئے توہین آمیز ہو سکتے ہیں۔ پھر کہا توہین آمیز ہیں۔

بجواب مکرر جرح:۔ ناظر امور عامہ نے میرے خلاف شکایت کی تھی۔ اور انسپکٹر نے تحقیقات کی تھی۔ ناظر امور عامہ نے میرے خلاف گواہ پیش کئے تھے میں نہ احمدی ہوں نہ احراری۔ (اس سوال پر وکیل مدعی نے اعتراض کیا اور کہا۔ کہ گواہ کو جنبہ دار قرار دیئے بغیر یہ سوال نہیں دیا جا سکتا۔ نیز گواہ نے جرح کے جو جواب دیئے ہیں ان میں کوئی الجھن نہیں)

منیر ہاکی ٹورنمنٹ قادیان ۱۹۳۹ء

امسال بھی منیر ہاکی ٹورنمنٹ قادیان اکتوبر میں منعقد ہو گا۔ اگرچہ یہ ٹورنمنٹ ۱۹۳۶ء سے باقاعدہ کامیابی کے ساتھ جاری ہے۔ مگر اس دفعہ اس کو مزید ترقی دینے کے لئے گورداسپور ڈسٹرکٹ ہاکی ایسوسی ایشن قادیان کے توسط سے پنجاب ہاکی ایسوسی ایشن کے ساتھ اس کا الحاق کر دیا گیا ہے۔ گذشتہ سالوں میں پنجاب کی متعدد ٹیموں کی طرف سے خواہش کی جاتی رہی ہے۔ کہ ٹورنمنٹ کا الحاق پنجاب ہاکی ایسوسی ایشن کے ساتھ کر کے انکے لئے اس میں حصہ لینے کا موقع پیدا کیا جائے۔ اب اس کا الحاق بطور Seniors سینئر ٹورنمنٹ منظور کرایا گیا ہے۔ اب پنجاب کی مشہور ٹیموں کے لئے اس میں حصہ لینا ممکن ہے۔ اور امید ہے کہ امسال پنجاب کے ہر حصہ کی بہترین ٹیمیں شامل ہوں گی سپورٹس سے دلچسپی رکھنے والے اصحاب کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ وہ ابھی سے اپنے اثر و رسوخ کو کام میں لا کر بیرونی ٹیموں کو اس میں شرکت کی ترغیب دیں۔ اور حتی الوسع زیادہ سے زیادہ ٹیموں کو اس ٹورنمنٹ میں شامل کرنے کی کوشش کریں۔

فیس داخلہ ہر ایک ٹیم کے لئے پندرہ روپے ہو گی۔ مگر ایک سے زائد ٹیمیں بھیجنے والے ادارہ سے ہر دوسری ٹیم کی فیس داخلہ دس روپے لی جائے گی۔ سکولوں کا ٹورنمنٹ الگ ہو گا۔ ہر سکول ٹیم کے لئے فیس داخلہ سات روپے ہو گی۔ اور ایک سے زائد ٹیمیں بھیجنے والے سکول سے ہر دوسری ٹیم کی فیس داخلہ پانچ روپے لی جائے گی۔ سکول ٹیموں کے لئے ضروری ہو گا۔ کہ وہ اپنی داخل کردہ فہرست کے ساتھ اپنے سکول کے ہیڈ ماسٹر کا تصدیقی سرٹیفکیٹ بھی پیش کریں۔ کہ ٹیم کے جملہ کھلاڑی اس سکول کے باقاعدہ طالب علم ہیں۔

ٹورنمنٹ کے انعقاد کی معین تاریخیں عنقریب شائع کی جائیں گی۔ فارم داخلہ قواعد و ضوابط و دیگر معلومات سیکرٹری ٹورنمنٹ سے طلب کریں۔

ٹورنمنٹ کے انتظامات کے لئے مندرجہ ذیل احباب پر مشتمل ٹورنمنٹ کمیٹی بنائی گئی ہے:۔

پریذیڈنٹ:۔ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب بی۔ اے (آکسن) پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان

وائس پریذیڈنٹ:۔ صوفی محمد ابراہیم صاحب۔ بی۔ ایس۔ سی۔ بی۔ ٹی۔

سیکرٹریز:۔ شیخ محمد مبارک اسمٰعیل صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی۔ چوہدری قمر الدین ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان۔

آرگنائزر:۔ صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب۔

ممبران:۔ صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب۔ صوفی غلام محمد صاحب بی۔ ایس۔ سی بی۔ ٹی۔ ڈاکٹر رتن سنگھ صاحب بھلہ۔ ایم۔ بی۔ بی۔ ایس۔ بٹالہ۔ بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی۔ مولوی ظہور الحسن صاحب مولوی فاضل (جائنٹ سیکرٹری پروپیگنڈا)

خاکسار۔ قمر الدین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولوی فاضل احمدی نوجوانوں کیلئے اعلان

امیدواران درجہ ثالثہ کی اطلاع کیلئے لکھا جاتا ہے۔ کہ مورخہ ۲۴ ستمبر بروز اتوار کمیشن کا اجلاس مدرسہ احمدیہ کی عمارت میں صبح دس بجے منعقد ہو گا جملہ امیدواروں کو چاہیئے۔ کہ وہ وقت مقررہ پر حاضر ہو جائیں۔ تاکید ہے۔

خاکسار:۔ مرزا ناصر احمد پرنسپل جامعہ احمدیہ

اہم ملکی حالات و واقعات

کانگرس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس

واردھا سے ۱۳ ستمبر کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ آج بھی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس جاری رہا۔ گاندھی جی بھی ۲½ بجے سے ۸½ بجے تک شریک رہے۔ لیکن بیان کیا جاتا ہے کہ اب تک کوئی فیصلہ نہیں ہو سکا۔ اور کل پھر اجلاس ہوگا۔ آج بعض لیڈر واپس چلے گئے ہیں۔ کیونکہ فارمولا قریباً مرتب ہو چکا ہے۔ اور اکثر ممبر متفق ہیں۔ گاندھی جی پر زور دیا جا رہا ہے۔ کہ اس نازک وقت میں کانگرس کی رہنمائی کا کام وہ اپنے ہاتھ میں لے لیں اور امید کی جاتی ہے کہ یہی تجویز پاس ہو جائے گی۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ مجوزہ قرارداد کا مسودہ پنڈت جواہرلال صاحب نہرو نے تیار کیا ہے اس میں برطانیہ پر یہ اعتراض کیا گیا ہے۔ کہ اس نے حبشہ اور چیکوسلواکیہ کے معاملات میں کیا کیا۔ پھر گذشتہ جنگ کے بعد ہندوستان کی خواہشات کا کہاں تک احترام کیا۔ نیز اب کہ انگلستان اس بات کا مدعی ہے کہ وہ جمہوریت کی خاطر جنگ میں کودا ہے۔ کانگرس کو یہ معلوم ہو جانا چاہیئے کہ جنگ کے بعد ہندوستان کے متعلق اس کا کیا ارادہ ہے۔ حکومت برطانیہ سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ اس سلسلہ میں وہ اپنی پالیسی واضح کرے۔ اس کے علاوہ پبلک سے اپیل کی گئی ہے کہ اس دوران میں پُرسکون رہیں اور تنظیم کو مکمل کریں۔ بہرحال یہاں تک یقینی ہے کہ کانگرس اس موقعہ پر قدم آگے بڑھانا چاہتی ہے۔ لیکن یہ بھی ظاہر ہے کہ وہ جو قدم اٹھائیگی اس کی تمام تر ذمہ داری بھی انہیں اٹھانی پڑے گی۔ بعض لیڈروں کا تو یہ خیال ہے۔ کہ جنگ ابھی بہت عرصہ جاری رہے گی۔ اس لئے مزید غور و فکر کے لئے کافی وقت ہے لیکن بعض کا خیال ہے کہ یہ زیادہ طول نہیں پکڑے گی۔ اس لئے کانگرس نے جو فیصلہ کرنا ہے جلد از جلد کر دے۔

ایک ہوائی جہاز کی تباہی کا المناک واقعہ

قریباً دو ہفتے ہوئے نیشنل ایر ویز کمپنی کا ایک ہوائی جہاز جو لاہور سے ڈاک لے جا رہا تھا۔ ضلع شیخوپورہ کے ایک گاؤں کے قریب گر کر تباہ ہو گیا تھا جس کے نتیجہ میں دو ہوا باز ہلاک ہو گئے تھے۔ اب لاہور سے ۱۳ ستمبر کی اطلاع ہے کہ اسی جگہ کے قریب ایک اور دلخراش اور دلدوز حادثہ پیش آیا ہے کہ شاید ہی پہلے اس کمپنی کو پیش آیا ہو۔ تفصیل اس کی یہ ہے۔ کہ پونے ایک بجے جب ایک ہوائی جہاز ڈاک لے کر روانہ ہوا۔ تو لاہور میں موسم بالکل صاف تھا۔ لیکن چند ہی منٹ بعد بارش شروع ہو گئی۔ اور ایک بجے جب جہاز ضلع شیخوپورہ کے اسی گاؤں کے قریب پہنچا۔ تو اسے طوفان نے گھیر لیا۔ اور شدید بارش شروع ہو گئی۔ ہوا باز نے کوشش کی۔ کہ جہاز کو زمین پر اتار لیا جائے۔ لیکن اس میں بھی کامیاب نہ ہو سکا۔ اور جہاز بے قابو ہو کر زمین پر اس قدر زور سے گرا۔ کہ دور دور تک دھماکے کی آواز کے ساتھ ہی ہوا باز اور ہوائی جہاز دونوں کے پرزے اڑ گئے۔ اور ایک ایک میل تک جا گرے۔ بعض دیہاتیوں نے اس ہولناک نظارہ کا مشاہدہ کیا۔ اور پولیس کو خبر دی۔ جس کی اطلاع پر کمپنی کے ذمہ دار افسر جائے واردات پر پہنچے۔ لاش کے منتشر اجزاء کو جمع کیا۔ اور پوسٹ مارٹم کے لئے لایا گیا کہا جاتا ہے کہ ہوا باز ۲۴ سال عمر کا ایک نہایت وجیہہ نوجوان تھا جس کا باپ گورنمنٹ آف انڈیا میں ایگزیکٹو انجنیئر ہے۔ آج اس کے رشتہ دار لاہور پہنچے انکی آہ و بکا اور گریہ وزاری کی وجہ سے میو ہسپتال ایک ماتم کدہ کا نقشہ پیش کر رہا تھا۔

بانیٔ تحریک خاکساران کا قضیہ

خاکسار تحریک کے بانی جناب عنایت اللہ صاحب مشرقی کی پوزیشن ان کے تو بیان کے باوجود صاف نہیں ہوئی۔ یو پی کے ریونیو منسٹر نے ایک استفسر کے تار کے جواب میں اسے مطلع کیا تھا۔ کہ آپ یو پی میں دوبارہ نہ آنے اور شیعہ سنی نزاع میں مداخلت نہ کرنے کا تحریری وعدہ کر کے رہا ہوئے ہیں۔ لیکن جناب مشرقی صاحب اور ان کے معتقدین اب تک اس کی تکذیب کر رہے ہیں۔ لاہور سے ۱۴ ستمبر کی اطلاع ہے کہ لکھنؤ سے ان کے سالار نے بذریعہ تار اطلاع دی تھی۔ کہ یو۔پی گورنمنٹ اس بات کے لئے بالکل آمادہ ہے کہ خاکساروں پر عائد شدہ پابندیاں اٹھائی جائیں۔ بشرطیکہ گفتگو سے مصالحت کے ذریعہ کوئی فیصلہ ہو جائے۔ چنانچہ آپ بعض سرکردہ خاکساروں کے ہمراہ لکھنؤ روانہ ہو گئے ہیں۔ ان کے مخالف کہہ رہے ہیں۔ کہ ان کے لکھنؤ جانے کی وجہ یہ ہے۔ کہ سرحدی خاکساروں نے ان سے مطالبہ کیا تھا۔ کہ یا تو اپنی پوزیشن صاف کریں۔ ورنہ وہ تحریک سے علیحدہ ہو جائیں گے۔ اور اب وہ اسی لئے گئے ہیں۔ کہ کوئی صورت اس الجھن کو صاف کرنے کی پیدا ہو سکے

جنگ میں ہندوستان کی امداد کا اعتراف

حکومت برطانیہ کی طرف سے اعلان جنگ کے ساتھ ہی برٹش ایمپائر سے تعلق رکھنے والے جن ممالک نے وفاداری اور ہمت افزائی کے پیغامات ارسال کئے ہیں۔ ان میں ہندوستان بھی شامل ہے۔ اخبار ڈیلی ٹیلیگراف نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ جنگ میں برطانوی ایمپائر کے مختلف اجزاء کا متحد و متفق ہونا جرمنی کے لئے بہت بڑی مصیبت ہے۔ ہندوستان کی طرف سے پوری پوری ہمدردی اور تعاون کا یقین دلایا گیا ہے۔ بلکہ وہ اس کا عملی ثبوت بھی پیش کر چکا ہے۔ گذشتہ جنگ کے موقعہ پر بھی وہ وفادار تھا۔ اور اب بھی ہے۔ بلکہ اس وفاداری میں اب کے بالکل متحد و منظم ہے۔ اور وہ جو مثال پیش کر رہا ہے۔ وہ سب سے زیادہ شاندار ہے۔ ہندوستان کے والیان ریاست اور تمام طبقات کے لیڈروں نے وائسرائے کو ہمدردی اور اعانت کے پیغام ارسال کئے ہیں۔ حتیٰ کہ کانگرسی لیڈروں نے بھی۔ اور گاندھی جی اپنے ملک کی ترجمانی کرتے ہوئے کہہ چکے ہیں۔ کہ اس وقت ہندوستان کی آزادی کا سوال در پیش نہیں۔ اگر فرانس اور برطانیہ کی تباہی کے بعد ہندوستان آزاد ہو بھی گیا۔ تو اس آزادی کی کیا قیمت ہو سکتی ہے۔ ہندوستان کی مختلف اقوام اور مختلف طبقات سے تعلق رکھنے والے لوگ اس کثرت سے جنگ کے لئے اپنی خدمات پیش کر رہے ہیں۔ کہ ان کو سنبھالنا اور ان سے فائدہ اٹھانا مشکل ہو رہا ہے۔ گذشتہ جنگ میں اس عظیم الشان ملک نے جو قابلِ قدر خدمات سرانجام دی تھیں۔ وہ ایک شاندار ریکارڈ ہے لیکن اس جنگ میں وہ اس سے بھی زیادہ سرگرمی مستعدی اور جوش کے ساتھ برطانوی حکومت کی امداد پر آمادہ نظر آتا ہے۔ مختصر یہ ہے کہ جرمنی کو یہ بات کبھی نظر انداز نہیں کرنی چاہیئے۔ کہ برطانوی سلطنت کی ساری کی ساری طاقت پورے زور کے ساتھ کچلنے کے لئے میدان میں ہے

ماں کا خط اپنی بیٹی کے نام

میری نور نظر بچی خدا تم کو سلامت رکھے ابھی دو مہینے باقی ہیں۔ اور تم نے ابھی سے گھبرا کر خط لکھنے شروع کر دیئے ہیں۔ اگرچہ پیدائش کی گھڑیاں بہت ہی مشکل ہوتی ہیں۔ اور بچہ پیدا ہونے کے بعد عورت دوبارہ دنیا میں آتی ہے۔ لیکن میری بچی تمہیں میرے تجربہ سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ کیونکہ تمہارے اباجان ایسے موقعہ پر مجھے ہمیشہ ڈاکٹر منظور احمد صاحب مالک شفاخانہ دلپذیر قادیان ضلع گورداسپور سے اکسیر تسہیل ولادت منگا دیا کرتے تھے۔ اس سے بچہ آسانی سے پیدا ہو جاتا ہے۔ اور زچہ کی دردیں بالکل نہیں ہوتیں۔ قیمت بھی اس کی زیادہ نہیں۔ شاید دو روپے آٹھ آنہ (عہ۲) ہے۔ جو کہ فوائد کے لحاظ سے بالکل حقیر ہے۔ اپنے میاں سے کہہ کہ یہ دوائی ضرور منگا رکھیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

323

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غیر ملکی اہم حالات وواقعات

پولینڈ کا میدان کارزار اور جرمن افواج

لنڈن سے ۱۳ ستمبر کی خبر ہے۔ کہ آج حکومت جرمنی کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ پولینڈ کے دیہات اور شہروں پر آزادانہ بمباری کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ کیونکہ نہ صرف پول افواج بلکہ دیہاتی اور شہری بھی جرمن افواج سے نبرد آزمائی کرتے ہیں۔ ہٹلر نے ایک بیان جاری کیا ہے جس میں بتایا ہے۔ کہ میری فوجیں اب تک پول پبلک کا احترام کرتی رہی ہیں۔ مگر اپنے افسروں کے اشتعال کی وجہ سے لوگ جرمنی افواج کی مزاحمت کی پالیسی کو ترک کرنے پر آمادہ نظر نہیں آتے۔ اس لئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ ادھر پولینڈ کے ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ جرمن طیارے نہایت ظالمانہ طور پر ہر طرف بم برسا رہے ہیں۔ رومانیہ کی سرحد سے جو سڑکیں پولینڈ کو آتی ہیں۔ ان پر بھی بے دریغ بمباری کی جا رہی ہے جس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ ناکردہ غیر مصافی شہری اور دیہاتی کثیر تعداد میں ہلاک ہو رہے ہیں۔ اس اعلان میں یہ بھی بتایا گیا ہے۔ کہ وارسا کی تسخیر میں مسلسل ناکامیوں نے جرمن افواج کو بددل کر دیا ہے۔ اور اب انہوں نے اس خیال کو ترک کر دیا ہے۔ اسوقت قدرت نے کئی ماہ کے امساک کے بعد بارش برسا کر پولینڈ کو غیبی امداد بہم پونچا دی ہے اور جرمن افواج کی راہ میں مشکلات پیدا کر دی ہیں۔ انہیں سخت نقصان اٹھانا پڑا ہے اسوقت تک قریباً پندرہ ہزار جرمن ہلاک ہو چکے ہیں۔ اور زخمیوں کی تعداد اسقدر زیادہ ہے۔ کہ ڈاکٹروں اور نرسوں کے لئے ان کو سنبھالنا ناممکن ہو گیا ہے۔ سکولوں کی عمارتوں کو بھی ہسپتالوں میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ کیونکہ ہسپتالوں میں اب مزید گنجائش نہیں ہے

حالات جنگ کے متعلق وزیر اعظم برطانیہ کی تقریر

۱۳ ستمبر کو دار العوام میں وزیر اعظم برطانیہ نے حالات جنگ کے متعلق ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ کل فرانس میں ایک سپریم وار کونسل کا جو اجلاس ہوا ہے۔ ایسے اجلاس وقتاً فوقتاً ہوتے رہا کریں گے۔ اس اجلاس میں شامل ہونے سے میرا یہ یقین پختہ ہو گیا ہے۔ کہ فرانس وانگلستان کے باشندے اپنے اندر پولینڈ کی امداد ہی نہیں بلکہ نازی ازم کو مٹا دینے کا عزم بھی رکھتے ہیں۔ کیونکہ اس کی موجودگی میں قیام امن ناممکن ہے۔ پولینڈ پر آناً فاناً چھا جانے کے متعلق جرمنی کا خواب پورا نہیں ہوسکا۔ پولوں نے نہایت جوانمردی کے ساتھ ان کا مقابلہ کیا ہے۔ اور ان کے ارادوں میں ان کو ناکام کر دیا ہے۔ مغربی محاذ پر فرانسیسی افواج آگے بڑھ رہی ہیں۔ برطانوی افواج فرانس میں پونچ گئی ہیں۔ مگر ابھی میدان میں نہیں آسکیں۔ برطانوی رائل ایئر فورس نے بھی بہت مفید کام کیا ہے۔ اور جرمنی کے استحکامات کی دیکھ بھال کر کے مفید معلومات حاصل کی ہیں۔ نیوی کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ کہ برطانوی بیڑے کے ساتھ پولینڈ کے بھی تین تباہ کن جہاز شریک ہو گئے ہیں۔ اور ان کا ارادہ ہے کہ سمندروں کی مکمل حفاظت کی جائے۔ جرمن آبدوزوں نے ہمارے کئی تجارتی جہاز غرق کر دیئے ہیں۔ لیکن یہ سلسلہ عنقریب بند کر دیا جائے گا۔ چونکہ اعلان جنگ سے قبل کئی جہاز مسلح ہوئے بغیر نقل و حرکت کر رہے تھے۔ اور جرمن آبدوزیں پہلے سے ہی مناسب مقامات پر تاک میں بیٹھی تھیں اس لئے ان کے حملے کامیاب ہو گئے۔ اعلان جنگ کے وقت کئی جرمن جہاز سمندروں میں گشت کر رہے تھے۔ ان میں سے بہتوں کو زیر حراست کر لیا گیا ہے۔ اور کئی غیر جانبدار بندرگاہوں میں چھپے ہوئے ہیں۔ آخر میں آپ نے دفاعی انتظامات کی تفصیل بیان کی۔ پریس کے تعاون کی تعریف کی۔ اور کہا کہ حکومت پبلک کو زیادہ سے زیادہ حالات سے مطلع کرنا چاہتی ہے۔ لیکن جب تک ہماری ساری مشینری حرکت میں نہ آجائے۔ احتیاط ضروری ہے۔ اس لئے میں ہاؤس اور پبلک سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ چند روز اور صبر سے کام لے

خونی یا بادی **بواسیر** کے علاج کے لئے بہترین دوائی

حفظ ہے

جس کے استعمال سے متعدد احباب بفضلہ تعالےٰ شفایاب ہو چکے ہیں اس کے حیرت انگیز
متعلق لوگوں کی تحریری رائیں ہمارے پاس موجود ہیں۔ جن کی نقلیں صرف کارڈ لکھنے پر بھیجی
قیمت فی شیشی دو روپے ۲

ڈاکٹر محبوب الرحمٰن بنگالی ایم۔ بی۔ ایچ بنگال ہومیو فارمیسی قادیان

اردو علم و ادب تنقید و تعلیم سیاست و ظرافت فنیات و معلومات کا

مصور شاہکار لاہور کا

ملک کے فاضل نقاد علامہ تاجور و خواجہ محمود جانثار بی اے

کی ایڈیٹری میں مشرق و مغرب کے بلند ادبیات کا خزینہ بن کر شائع ہو رہا ہے۔ سات رنگ کا بیحد حسین سرورق۔ آرٹ کی سہ رنگی و یک رنگی دلکش تصاویر
$\frac{20\times 26}{4}$ کے ۷۲ جہازی صفحات جن میں عام تین رسالوں کے مضامین سماتے ہیں۔
مشاہیر شعراء کی روح پرور نظمیں۔ وجد آفرین تازہ افسانے۔ اردو ادب اور اصناف ادب پر تاریخی و تنقیدی بلند تبصرے۔ ہندوستان اور آزاد ممالک کے تعلیمی نظریات زندگی اور دنیا کے متعلق تازہ حالات ظریفانہ و سیاسی مضامین کے علاوہ انگریزی، عربی، فارسی، ہندی زبانوں کے تازہ رسالوں سے بلند مضامین نظم و نثر کے دلکش حصوں کا انتخاب دے کر شاہکار کے پڑھنے والوں کو ترقی یافتہ زبانوں کے علمی ادبی رسالوں کے مطالعے سے بے نیاز کر دیا جاتا ہے۔ سالانہ چندہ چھ روپے۔ نمونے کا پرچہ پانچ آنے کے ٹکٹ بھیجنے پر۔
نادار صاحب ذوق خریداروں سے رعایتی چندہ بذریعہ پیشگی منی آرڈر صرف چار روپے۔ آٹھ آنے

پتہ:۔ **دفتر رسالہ شاہکار بیڈن روڈ لاہور**